افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد
بمطبع حسنی میر حسن رضوی منطبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو سکی ہی حمد کب وس پاک کی — پاک کی جسنی یہ صورت خاک کی

سوختہ ہوتی جسجا ملائک کی ہی پر — اوس جگہہ مین کر دیا اسکا گذر

یہان تلک رتبہ دیا اس خاک کو — کر دیا فرمانین ہفت افلاک کو

واقف اسرار اسکو کر دیا — تہا جو نور معرفت سو بہر دیا

گنج مخفی مین جو تہا اسرار غیب — اسپہ ظاہر کر دیا بیشک و ریب

پہر نفخت فیہ فرمایا اسے — جز بشر یہ حکم آیا ہی کسے

بی ستون بر پا کیا افلاک کو — اور پانی پر بچھایا خاک کو

پہر ہلنی جب لگا وہ تنگ فرش — کوہ کی اوسپر رکہی تب سنگ فرش

صانع قدرت نی جسدم کی رقم — صفحۂ تقدیر پر لیکر قلم

کن کی کہتی جسگہڑی بنیاد کی — صورت کون و مکان ایجاد کی

عاشق و معشوق کو پیدا کیا — ایک اوپر ایک کو شیدا کیا

طوق قمری کی دیا گردن مین ڈال — سرو کا دلمین کہا اوسکی خیال

کر دیا خاکستری اوسکا لباس — اوسکو بہی آزاد رکہا ہی اوداس

شمع کا جو کچھ کہ ہی سوز و گداز ۔ دلیہ پروانی کی کہولا اوسکا راز
یہہ ادہر جلتا ہی اسپر ہر گہڑی ۔ دیکھہ کر روتی ہی اوسکو وہ گہڑی
کر دیا معشوق نے اک گل کو ہر ۔ عاشق اوسکا کر دیا بلبل کو پہر
وہ تو ہی نالان اوسکی شوق مین ۔ ہی گریبان چاک وہ بہی وقت مین
اپنا مظہر پہر محمد کو بنا ۔ نور سی اپنی اوسی پیدا کیا
کیا کہون نعت اوس شہ لولاک کی ۔ جسکی باعث ہی یہ عزت خاک کی
اوسکی ہستی کا نہوتا گر سبب ۔ تو یہہ مخلوقات کچھ ہوتی نہ تب
ذات عالی کا اوسیکی ہی ظہور ۔ یہہ جو ظاہر سب جگہہ حق کا ہی نور
اوسکی باعث سی ہوئی یہہ کائنات ۔ ہی بنا ہستی کی جو ابتک ثبات
فیض امت پر یہان تک عام ہی ۔ قم باذنی کا یہان احکام ہی
یہان ہر بات قاصر ہی جو کبھی بیان ۔ خاک کی پتلی کو یہہ طاقت کہان
عشق کس مذہب مین کہہ منسوب ہے ۔ پر مجازی سی حقیقی خوب ہے
طول اس نکلین سے اب دیجی کیا ۔ الغرض اپنا یہی ہے مدعا
آنکھیں کی جینی کو جینی مین نہ گن ۔ کہیل سی بس ہاتھہ اوٹہا اب کو دن
سوچ لی جیمین جئی گا کب تلک ۔ نقل و می کہا وی ہی کا اب تلک
مر تو اوسپر ہو نہین جسکو فنا ۔ دلکو یہان اہل فنا سی مت لگا
ذرکی رکہہ بحر مجاز مین نہ کام ۔ ڈوب جا عشق حقیقی مین تمام
ناچ بن تیری گذرتی گر نہ ہو ۔ دیکھہ تو قدرت کی اوسکی سیر کو
چاہی گر گانا تو سن لی ہوش کر ۔ نغمہ دل کی طرف گو گوش کر
اور جو اچہی شکل کی ہو کچھ ہوا ۔ تو تعین کا ذرا پردہ اوٹھا
شوق کر یا تو لگا ہی لا کلام ۔ ذکر الا اللہ کر ہر صبح و شام

تو تو دریائے بدی مین غرق ہے | تجھہ مین اور شیطان مین کیا فرق ہے
جسطرح بد کی بدی جاتی نہین | نیک کی جیسے بدی آتی نہین
تو اگر مانی نصیحت میری ایک | تو تو مین جانون تری خلقت ہی نیک
اور نمانی تو اگر میرا کہا | تو مین سمجھون یہہ کہ ہی تجھہ مین خطا
زندگی لہو و لعب مین کہو نہین | راہ مین اپنی یہہ کانٹے بو نہین
نیک ہو بد رہ نہ از بہر خدا | سب کو بچھو کی طرح سی مت ستا

حکایت کژدم

ایک نی بچھو سی یہہ کی گفتگو | ڈنک نی تقصیر کیون ماری ہی تو
سنکی بچھو نی کہا نادان ہو تم | ہی یہہ سیدہی بات کیون حیران ہو تم
تم نہین سمجھی ہو اسکو کیا ہی یہہ | مقتضی میری طبیعت کا ہی یہہ
حق ہی زنگین جسکی خلقت مین ہے | اوسکی بس دائم وہی نیت مین ہے
پاک رکہہ نیت تو اپنی پاک رہ | جب ہوا تو پاک تب بیباک رہ
عیش دنیا چند روزی بیش نیست | حاصل از کژدم بغیر از نیش نیست
ترک دنیا کن بہ کنجی در نشین | دیگر از حرص و ہوا مشنو گزین
آج کرلی کام کی اپنی کشود | پہر نہین کریگا کچھہ افسوس سود
کہانیگا ارمان کل تو اسطرح | کرتی مرتی مین تہی بلی جسطرح

حکایت گربہ و سگ

ڈالا اک کتی نی اک بلی کو چیر | سانس ٹھنڈی بہر کی بولی وہ حقیر
رحم کہاتی مین اگر جو ہی پہ گاہ | تو مرا کیون حال یون ہوتا تباہ
جو کیا تہا اوسکا پہل مجکو ملا | آپ مین کس سی کرون اپنا گلا
ظلم کی ٹہنی کبہی پہلتی نہین | ناؤ کاغذ کی کبہی چلتی نہین

ظلم

ظلم مت کر تا جزا اوسکی نپای / تو ستا مت تا ستایا تو نجای

ایک پر ہی ایک بالا دست یہان / کوئی اونچا ہی کوئی ہی پست یہان

چشم دلکو کھول تو ستی کی بیچ / سوجہتی تجکو رہی تا اونچ نیچ

ظلم اسی سنگین بہت معیوب ہی / عاجزون پر رحم کہانا خوب ہی

رحم سی ایک شخص کی سن مجہسی آ / شکری اور بیدیکا کیونکر جی بچا

حکایت شکرہ و بید

ایک شکرہ تہا کہ اوسکو صید بن / دشت مین گذری تہی یون مین آٹہ دن

بہوک کی ماری ہوا جب نیم جان / تب ہوا صید افگنی کا اوسکو دہیان

باری ایک بیدکا پیچہی وہ اوڑا / پڑا جا ایک شخص کی پیچہی چہپا

اور لگا کہنی خبر تو میری سلے / جان کو میری نجات اب اس سی دے

جب بچایا اوسنی وہ بیدکو وہان / تب کہا شکری نی سن اے مہربان

آٹہ دن کی بعد یہہ پایا تہا صید / بیچ کیا ہی مجہسی یون کرکی کید

جان اسکی تو بچی پر مین موا / کیا ثواب اسمین تا تجہکو ہو آ

بہوک پر ایک ذرہ میری کر کی غور / دی اسی مجکو نہ لا کچہہ دلمین اور

ماجرا یہہ سنکی وہ مرد خدا / ایک دو ساعت تلک ہیچ چک رہا

پوچہا یہہ شکری سی یہہ کہہ تو مجہی / گوشت سی ہی کام یا اس سی بہی

بولا وہ طعمہ ہی سی مجہکو ہی کام / اس سی کچہہ مطلب نہین ایکنام

اوس سی یہہ سنکر اولٹ اوسکا کاٹ / دیدیا بہت گوشت تا اسکو

رحم اوسکی جان اوسنی کیا / گوشت اپنا کات کر اوسکو دیا

لیکی اوسکو اوڑ گیا وہ جانور / اوڑ گیا جان اپنی لی بیدا ادہر

مرد صالح بسکہ تہا وہ نوجوان / یون بچالی اوسنی اون دونونکی جان

سچ تو یہی انسان او نہین کا نام ہے | رحم کہانا جنکا دائم کام ہے

جان پر اپنی ہی دکھ لیتی ہین وہ | کب اذیت اور کو دیتی ہین وہ

اور ایک انسان ہین ہم روسیاہ | دمبدم کرتی ہین جو بیحد گناہ

رحم آتا ہی نہین اصلا کبھی | اپنی خاطر مارتی ہین لاکھہ جی

رات دن ہی تن پروری کی فکر ہے | اور کا غم کہان ہم کیا ذکر ہے

ہمسی روز و شب مین پہنچا آہونکو دکھ | کچھہ نہین پایا کسینی ہمسی سکھ

جو ہی افعال اپنا سو بد اسلوب ہی | ایسی جینی سی تو مرنا خوب ہی

شرم اس افعال بد سی ای عزیز | کونسی دن تجھکو آویگی تمیز

ایکدن آخر کو مرنا ہوویگا | باغ دنیا سی گذرنا ہوویگا

یہانسی جانا ہی پڑیگا خالی ہاتھہ | کچھہ نہین جاویگا مطلق تیری ساتھہ

خانہ و باغ و زن و فرزند و مال | جیتی جی تک ہین یہی جی کی وبال

بعد مرنیکی کہان یہہ تو کہان | پہر کہان گل اور یہہ رنگ و بو کہان

فکر دنیا کی نکر سامان کا | غم جو کہاتا ہی تو کہا ایمان کا

کرلی نیکی تجہسی جتنی ہو سکی | تخم اچھا ہی یہہ بو کر بو سکی

وہ جو ہین انسان بھی ہی اونکا کام | یاد رکھہ نکتہ یہہ تلقین و السلام

بیٹھہ اچھون پاس تو شام و سحر | تا ہو تجھہ مین اچھی صحبت کا اثر

اور جو اچھونکا اثر تجھہ مین نہو | تو سمجھہ کم سگ سی اپنی آپ کو

حکایت سگ آموختہ

گرچہ کتا ایک تہا اک شخص پاس | اوسمین انسانکی سی تہی ہوش و حواس

پہرون بیٹھا رہتا تہا کبھی با ادب | اوٹھتا تہا مالک اوسکا کہتا جب

شمع لیکر شب مین چلتا رات کو | تہا سمجہتا وہ غرض ہر بات کو

تیر لا دیتا اوٹہا کر دور سے
گیند بہی لاتا اوسی دستور سے

رہتا آقا کی ہی وہ فرمان مین
بات کو اوسکی وہ رکہتا دہیان مین

حکم تہی اوسکی نہ لاتا ذرہ فرق
دوڑتا سیٹی پہ تہا مانند برق

چہیڑتا کہانیکی کب وہ چیز کو
خواہ گہر مین ہو کوئی خواہی نہو

ہر طرح سی اوسکا تابعدار تہا
تہا تو وہ کتا پر اوسکا یار تہا

اوس سی پوچہا ایک نی ای ہنر
ہی تیری صحبت کا یہہ اسکو اثر

یا کہ سب خلقی ہی اسکی تہین کام
سچ بتا مجہکو کہ سمجہون مین تمام

بولا وہ مینی سکہایا ہی اسے
یعنی ہر اک فن بتایا ہی اسے

اسکی خلقت مین کہان تہی یہہ ہنر
فیض صحبت کا میری ہی یہہ ثمر

سنکی رلین ڈوب مر اس بات کو
یعنی صحبت کا اثر کتّی کو ہو

او جو تو انسان کہلاتا ہی یار
کچہہ اثر تجہہ مین نہووی زینہار

کیسی کیسی صحبتون مین تو رہا
اور تجہی اچہون نی کیا کیا کچہہ کہا

پر نچہوڑی وضع اپنی تونی آہ
بات کا اپنی کیا اب تک نباہ

بدتر اوس کتّی سی ہی تو یا نہین
فعل بد تو سوچ تجہہ مین کیا نہین

اپنی خالق سی ہی وگردان تو
آپ کو گنتا ہی پہر انسان تو

حیف ہی اس زندگی نیکو تیرے
زروف ہی اس نکتہ دانیکو تیرے

فعل بد سی ہاتہہ تو دہوتا نہین
تجہہ مین صحبت کا اثر ہوتا نہین

سگ ہا تو بس مین او برس مین
دیکہہ انسان اتہون چالیس مین

ہو چکا چالیس کا بہی ای شفیق
سیکہہ انسانیت اتنوا ای رفیق

آدمیت کا تجہی کچہہ غم نہین
خو تری کتّی کی دُم سی کم نہین

حکایت دم سگ

ایک نی کتی کی دُم کو دیکے بس
رکہا پتہر کی نلی کر بہہ ہوس

یعنی پیچ اسکی بدل جاتی نہین
بل جو اوسمین ہی نکل جاوی کہین

دس برس کی بعد اوسکو ٹہال
دیکہا کیا ہی وہ اوس دم کو نکال

جتنا خم تہا اوسمین ہی وتنا ہی خم
کچہہ ہوئی ہرگز نہین وہ بیش و کم

سو بعینہ ہی وہی عالم تیرا
کچہہ نکلتا ہی نہین ہی خم تیرا

مالک سگ کا سا ظالم کام کر
نفس سگ اپنی کو اپنا رام کر

نفس سگ کا سگ بنا ہی تو تو گیا
اوسکی ہاتہہ اپنا دیا ہی اختیار

جو وہ کہتا ہی وہی کرتا ہی تو
حکم برداری پہ بس مرتا ہی تو

وہ جو ہین انسان تو اونکی پاس جا
تربیت اس نفس سگ کو کر ذرا

رات دن مرلی کو ظالم یاد رکہہ
یاد حق سی اپنی دل شاد رکہہ

غیر کی دولت پہ آنکہین او انکہ
گر نہ مرغی کی طرح سی رینٹ پہ

حکایت ماکیان

رینٹ پر مرغی جو دوڑی ہو گئی شاد
اوس سی پوچہا ایک نی ابہی نہا

جستجو مین اسکی کیون ہوتی ہی تو
رینٹ پر کس واسطی گرتی ہی تو

اوسنی اوسکی موہہ سی سنتی ہی شتاب
سوچ کر جلدی دیا اوسکو جواب

یہہ سبب اسکا ہی اے عالیمقام
ہی نجاست کہانا دائم میرا کام

اس سی ہر اک نیک و بد آگاہ ہی
واقف اس سی ساری خلق اللہ ہی

جیمین ہرگز نہین لاتی ہون مین
تہوک سب کا اس سبب کہاتی ہون مین

اب کسی کا دل کا شاید ہاتہہ آسی
وہ نجاست کی کسافت کو مٹاسی

اور کچہہ مطلب نہین لب سی مجہی
بس یہی لالچ ہی تم سب سی مجہی

ہاتہہ سی رنگین دی انصاف کو
منصفی کر منصف اپنی جیمین ہو

یعنی

یعنی مرغی کو کثافت کا ہو دہیان
اور نہو کچھہ غم تجھی ای مہربان

دیکھہ تو لیا اوسکی ہمت ہی بلند
تجھسی بہتر ہی وہ مرغی لاکھہ چند

تیس دن دنیا ہی کا یہاں گزر ہی
عاقبت کا بہی تجھی کچھہ فکر ہی

زاد رہ اصلا نہین جانا ہی ور
کچھہ تو اسکا فکر کرنا ہی ضرور

جب سی آیا ہی یہہ اپنی دہیان مین
تب سی آیا ہی خلل اوسان مین

لیکن آجاتا ہی جب یہہ شعر یاد
تب مین ہوجاتا ہون اپنی دلمین شاد

سرنوشت ما بدست خود نوشت
خوشنویس است او نخواہد بد نوشت

بد کو ہوتا ہی غرض نیکی سی دیر
نیک سی کب ہوسکی کچھہ نیکی بغیر

ایسی فرصت مین وہانتلک فکر کر
کچھہ وہانکی فکر بن مت ذکر کر

دیدہ و دانستہ کیونکر چپ ہون
فکر وہانکی یہہ ہی مین تجھسی کہون

چاٹ نادان لب کسی انسان کا
یہہ نہ کہا غم دین اور ایمان کا

نفس دشمن ہی جو ظاہر مین ضعیف
اسکو جیمین مت سمجہہ ہرگز ضعیف

مار اس دشمن کو اپنی اسطرح
سانپ کو کوئی نی مارا جسطرح

حکایت زاغ و مار

متصل ملتان کی تہا ایک باغ
تہا وہ باغ اوس شہر کا چشم و چراغ

آشیانہ اوسمین تہا ایک زاغ کا
تہا وہ مدتسی مقیم اوس باغ کا

سانپ بہی کالا وہان رہتا تہا ایک
اوسکی بچونکو وہ کہا جاتا تہا ایک

وہ جو باشندہ وہانکا زاغ تہا
ہاتہہ سی اوسکی دل اوسکا داغ تہا

جیمین سوچا اسکو مارا چاہیئے
بوجہہ یہہ سر کا اوتارا چاہیئے

ایک دن آیا جو اوسکی لہر مین
باغ سی اوڑ کر وہ پہونچا شہر مین

ایک کی سونی کی ہیکلی کو اوٹہا
شہر سی اوس باغ کی جانب اوڑا

پہ بھی اوسکی ڈوری سب چھوٹی تڑ تڑے — یعنی شاید منہہ سی اوسکی گر پڑے
زاغ و انسی اوڑ کی جا پہنچا وہاں — باغ مین تہی سانپ کی بانبی جہان
گرکی جسمین زاغ نی کچہہ توڑ جوڑ — چونچ سی بل مین دیا پہلی تو چہوڑ
دیکہہ کر سبنی کہا ای وہ گرا — جا چکا تہا ہاتہہ سی لیکن ہرا
بار سی کہودا بل کو جب جلدی سی ون — سانپ کالا وہانسی نکلا گرکی نون
ملکی اون لوگون نی ڈالا اوسکو مار — لیکی چہلا گہر کو آئی سب وہ یار
پس یہ دشمن نفس جو ہی بیسر بان — اسکو کالی سانپ سی کم مت جان
پاؤ تمکی بیچ تو اسکی سر کو مل — تجہہ سی جتنا ہو سکی اسکو کچل
بہول مت تو اسکی نقش و رنگ پر — مار ہر دم اسکی سر کو سنگ پر
اسکی کاٹی کا نہین ہی کچہہ علاج — سیکہہ لی منتر تو اسکا جہسی آج
بر خلاف اسکی ہمیشہ کر تو کام — پس یہی منتر ہی اوسکا والسلام
گیا تجہی کچہہ عقل سی بہرا نہین — زندگی پر بہول کر لہرا نہین
گور کو بانبی سمجہہ اندیشہ کر — اور کچی سی اسمین کو پیشہ کر
موت کو تو یاد کر جسمین کانپ — چل نہین سکتا ہی کج بانبی مین سانپ
جان مت دشمنکو اپنی تلمین حقیر — یاد رکہہ تو پند ہی یہہ دلپذیر
مت سمجہہ پوچ اس مری گفتار کو — مکڑی لیتی ہی پکڑ پردار کو

حکایت عنکبوت و مگس

کود کر مکڑی نی مکہی لی پکڑ — اور جالی سی دیا اوسکو جکڑ
بہن بہنائی وہ بہت ہوئی تو زار — پر نہ چہوٹی اوس بلا سی زینہار
اسمین آپہنچا وہان اک نیک مرد — دیکہہ اوسکو اوسکی پہنچا دل کو درد
بولا اسکو مین چہڑاؤن قید سی — پکڑا مکڑی نی ہی اسکو کید سی

جو ہین مکہی کو دیا اوسنی چہرا — وو ہین پاتی غیب سی اوسکو غذا
تو نی مکہی کی بچائی اوس سی جان — بہوک پر مکڑی کی رکہا کچہہ دہیان
لب پہ جان آئی تہی اوسکی رزق بن — صاف گذری اوسپہ تہی یہ بات دن
دخل کرتا ہی خدائی مین مری — رحم اب یہہ پہر ہی حق مین تیری
اوسنی جب دریافت یہہ گفتار کی — تب وہین وہ رو کی استغفار کی
تو نہو نا غافل ای نگین کہین — کچہہ یہان دم مارنیکی جا نہین
فی الحقیقت گو مگو کی ہی یہہ جا — وہ کری جو کچہہ کہ چاہی ہمکو کیا
سمجہین کیا حکمت کی اوسکی رمز ہم — ہی کہین شہد اور کہین ہیگا وہ سم
سوچ جی کر ہوی ثابت اسپہ قول — کہا ہی بس کو نہ اپنی دلکو کہول
اور جو اوسکو کوٹی تو بہر ہے — وہ دوا ہرگز نہین ہی ہر ہے
کنہ کی اوسکی ہمین کب دید ہے — اوسکی حکمت کی کہان فہمید ہے
ہی کہان کام اوسکا بن حکمت کہین — پر تجہی چشم حقیقت بین نہین
ہی جہان افسردہ اک کہنہ سرا — اسمین مت بیٹہہ اب تو از بہر خدا
توح کار کچہہ یہان سی وز روشب خیال — آپ کو یہان سی سلامت تو نکال
ہی یہہ توبہ قفل عصیان کی کلید — پہر تو کیون ہوتا ہی ظالم نا امید
دلسی توبہ گر کہ تا ہووی نہال — کہہ نہ حق اللہ طوطی کی اشال

حکایت طوطہ

ایک طوطا بولنی مین طاق تہا — اوسکا پڑہنا شہرہ آفاق تہا
شعر اچہی یاد تہی اوسکو ہزار — اور لطیفی بولتا تہا بیشمار
پوچہتا جو اوس سی جو کچہہ وہ شتاب — بات کا اوسکی وہین دیتا جواب
ہر سخن اوسکا تہا مصری کی ڈلے — بات اوسکی سبکو لگتی تہی بہلے

گہولتا تہا قند ہر اک بات مین
کیا کہون وصف اوسکی مین تقریر کا
مالک اوسکا ایک اہل ہند تہا
اپنی افعالون سی ہوکر منفعل
بولا طوطا بی سبب روتا ہی کیون
بولا وہ ای مرغ دلکش خوش نوا
کیہہ تو تو اس درد کا کہنا ہی کیا
بولا طوطا جو ہین دنیا مین لچ
اور لگا کہنی کہ یہہ آسان ہے
آج تک تو ہی مین کہلی توبہ کی در
جب خدا نا کردہ ہو جاوینگی بند
غرق گو عصیان مین ہی سرتاپا
کیہہ خلل اپنی نہ لا اوسان مین
رہبری توبہ کی یون طوطی نی کی
ہو مسلمان غم سی خوہ بیغم ہوا
داد توبہ تہوڑی دنین دی گیا
منفعل تو بہی تو رنگین جمین ہو
کاش ہوتا ایسا طوطا ای عزیز
آہ بدتر تو تو ہی حیوان سی
جی سی بہلاتی ہی تجہی نہ قیل و قال
زندگانی پر نکر اتنا غرور
سوا وچ لیتا تہا وہ دنرات مین
تہا وہ مشغولا جوانی پیر کا
پر بہت بد وضع مرد رند تہا
ایک دن رونی لگا وہ سنگدل
تو خلاف عادت اب روتا ہی کیون
درد عصیانکی دوا مجہکو بتا
ہو سکی مطلق نہ جسکی کچہہ دوا
کوئی اونمین تو نہین ہی لاعلاج
جو بچانی اسکو وہ انجان ہے
حق سی ڈر کر دلسی استغفار کر
تب نہین ہونیکی توبہ سود مند
پر امید عفو سی مت ہاتہہ اوٹہا
ہی لکہا لاتقنطوا قرآن مین
حق تعالی نی ہدایت اوسکو دے
اوس سی جیتی جی گنہ پہر کم ہوا
گویی مردی سب سی آگی لیگیا
کر نہ ضائع مفت اس دنرات کو
سیکہتی انسان آجہسی تمیز
خود کو پر گنتا ہی جب انسان سی
موت کا ہرگز نہین تجہکو خیال
مرگ کو مطلق نجان اپنی سی دور

آب توبہ سی نہا کر پاک ہو | خاک ہو جانی سی پہلی خاک ہو
جب ہوا تو خاک تب انسان ہوا | جتنی اشیا ہین سبہون کی جان ہوا
واسطی اللہ کی انسان بن | جسم سب شی کو بنا تو جان بن
مرد ہی تو مرد ہو جا ای عزیز | ورنہ تجہہ سی مرد سی بہتر ہی حیز

حکایت حیز

حیز سی پوچہا کسینی مرد سے | حیز ظالم کیون بنا تو مرد سے
بولا وہ کر کر گلا ہر ایک کا | حوصلہ ہیکا جدا ہر ایک کا
طالب دنیا مونث ہین بنام | طالب مولا مذکر ہین تمام
طالب عقبی جو ہی وہ حیز ہے | پہر چہ فرقہ ہی عجائب چیز ہے
پہر کہا کی غور مینی خوب جب | آپ کو مطلق بنایا مرد تب
بن گیا بس حیز اک دم مین ہین | تا کہ مین رنڈی نہ ہو جاؤن کہین
مرد ہونا سخت مشکل کام ہی | جو کہی مین مرد ہون وہ خام ہی
رنڈی ہونی سی بچی گر ای عزیز | تو غنیمت جانیو ہونا تو حیز
مردمی مردی پہ گر موقوف ہی | تو تو اس مردی پہ تکیہ زن وقوف ہی
بد سمجہتا مین نہین اوس حیز کو | آفرین صد آفرین اوس حیز کو
جب وہ یہ سمجہا نہین ہی دو وہ | تب تو مردی سی ہوا دل سرد وہ
حیز بن کر بر ملا رہنی لگا | حیز اپنی آپ کو کہنی لگا
ایک ہم ہین طالب دنیا ی دون | رنڈیو نسی ساری عالم کی بون
تسپہ کہتی ہین کہ ہان ہم مرد ہین | مرد ہین اور مرد صاحب درد ہین
خیر ہوا اور حیز سمجہی آپ کو | اوسکی صد رحمت ہی مان اور باپکو
اور جو رنڈی مرد اپنی کو کہای | کیا کہون ہم وہ خدا ہی سی بنی

جون یہودیکو مسلمان ند سا · جانتا تہا یہہ کہ ہی مجہسی برا

حکایت یہود و مسلمان

تہا یہودی ایک مرد حق شناس · شہر مین رہتا تہا وہ شبلی کی پاس

تہا مسلمان اوسکا آواک ہم نفس · لیکن ایسا رند مشرب تہا کہ بس

بسکہ باہم تہا بہت سا ارتباط · دونون اک دن کر رہی تہی اختلاط

ہنسکی اوس سی اوس مسلمان نی کہا · تو خدا کی واسطی اسلام لا

جب کہا اوسنی مکرر بار بار · تب یہودی نی کہا ای میری یار

حضرت شبلی کا جو اسلام ہے · اوسکی خواہش مجہکو صبح و شام ہے

پر جو ہی دین تیرا ای خود پسند · اوس سی میرا کفر ہی بہتر دو چند

کچہہ خبر اپنی نہیں اعمال سے · شرم ہی مجہکو نہ اوس احوال کی

یعنی مین کافر ہون پر ہون نیک کار · تو مسلمان ہو کی ہی بدشعار

منصف اوسکو سنانی رنگین جہین ہو · کفر سی بہتر نکر اسلام کو

عرض میری مان از بہر خدا · نیک ہو کر جی بدیسی ہاتہہ اوٹہا

فی الحقیقت تو جیا گر سو برس · اور نکالی تو نی سب دل کی ہوس

پر سمجہہ ایجان یہہ جو جانا ہے · سو یہہ تن کوئی دن مہمان ہے

دم یہہ کیا ہی ہی ہوا کی اک گرہ · کہل گئی جس دم گرہ پہر کیا ہی کہہ

دم کا ای ہمدم بہروسا کسکو ہی · ہی وہ نادان اسپہ تکیہ جسکو ہی

حرص کی دانتونکو اپنی تیز کر · صحبت بدسی ذرا پرہیز کر

جال مین اس حرص کی تو پہنس نہ جا · تا نہ بگلی کی سی حالت ہو کہین

حکایت بوتیمار

چاند کو پانی مین بگلا دیکہہ کر · جی مین یہہ سمجہا کہ مچہلی ہی مگر

حرص

حرص کی دریا مین ڈالا آپ کو ۔ اوسکی کہانیکی بہت کی جستجو
عکس تہا وہ اوسکو کہاتا کسطرح ۔ تہا وہ نقش آب پاتا کسطرح
پہر جو مچہلی بہی نظر آئی تو بس ۔ وہ نہ کرتا اوسکی کہانیکی ہوس
جانتا مچہلی کو جیمین ہے یہہ ۔ کیون ہو نہین اسکی بہی خواہ نخواہ
رفتہ رفتہ بہوک سی وہ مرگیا ۔ اون جہانسی لیکی چشم ترگیا
تو بہی گہر پانی پہ رنگین مت بنا ۔ ہی فنا آخر فنا آخر فنا
زندگانیکا بہروسا ہی عبث ۔ مال دنیا کا مسوسا ہی عبث
یہہ جو فیل و اسپ و مال و جاہ ہے ۔ جون حباب جو یہہ سب بات ہے
دم جہان نکلا یہہ سب یہہ جائینگی ۔ تو چلا جاویگا یہہ رہ جائینگی
نقش کم آب اس زمانیکو سمجہہ ۔ عارضی ساری زمانیکو سمجہہ
یعنی وہ شی جو نہووی دیرپا ۔ اوس سی تو اصلا دل اپنا مت لگا
بس یہہ دنیا ہی مقام درگذر ۔ اس سی لازم ہی ہی تو پر حذر
ساتہہ دولت تیری جانیکی نہین ۔ رسم یہہ ہرگز زمانیکی نہین
پر کبہی میری کہی پر کر خیال ۔ تو تو تیری ساتہہ جاوی تیرا مال
یعنی اہ حق مین جو تو یہان لٹائی ۔ جتنا یہان دیوی سی وہان دہ چند پای
ہاتہہ دہو دنیا سی دین کا کام کر ۔ کرکی وہانکا کام پہر آرام کر
یہہ جو تیرا دین و دنیا کا ہی کار ۔ سو چڑہائی اونٹ کی ہی اور اوتار

حکایت شتر

اونٹ سی پوچہا کسینی یکدم ۔ بات تجہسی پوچہتی ہین ایک ہم
ہنس لین چلا جو ہی تو لیکی بار ۔ تجہکو بہاتی ہی چڑہائی یا اوتار
بولا وہ جسرا اپنا آپ ہی لیجئی ۔ یعنی ان دونو پہ لعنت بہیجئی

سو بعینہ خوب کیجی جو خیال
دین و دنیا کا یہی ہی اپنی حال

کچھ نہ عیش ایسی گئی دنیا کی بیچ
سو جہتی جس سی نہ ہمکو اونچ نیچ

دین کا بہی کچھ کیا ایسا نہ کام
جس سی کہٹکا و ہانکا سب جاتا تمام

سنگ بنی ڈہونیگی ناند چاپٹ کی
آہ ہم کہر کی ہوئی نی کہاٹ کی

حال کی اپنی نہیں ہی کچھ خبر
جون گل بازی ادہر ہین کہ ودہر

سایۂ دیوار سان ہم آہ ہین
کہ ادہر کی ہین او دہر کی گاہ ہین

جای گر یہ ہی یہہ اسی نکلین شتر حمو
ایک نکتہ بس ہی گر ہی تجہکو ہوشر

فرق تاریکی مین کر او رماہ مین
چل نہ اندہونکی طرحسی آہ مین

حکایت مرد کور و بینا

ایک اندہا مرد بینا کا تہا یار
ربط تہا دونو مین باہم بیشمار

باری اکباری ہوئی وہ ہم سفر
ایک جا شب کو ہوا اونکا گذر

تہی پرانی قمچی ایک اندہیکی پاس
کچھ سفیر کمنی کی تہی جس ستی اس

یک بیک وڈرا گیا جو اوسکا ٹوٹ
ہاتہہ سی قمچی پڑی اندہیکی چہوٹ

تہی نہ خواہش اوسکی چندان کو سی او
پر لگا وہ ڈہوندہنی ہر سو اوسی

ڈہونڈہتا اوسکو جو وہ ہر جا گیا
سانپ اوسکی ہاتہہ مین یک آگیا

خوب جمعہ نرمی پہ اوسکی غور کی
جیمین سمجہا ہی یہہ قمچی اور کی

اوس سی اس قمچی کو اچہا جانکر
بولا ای دل اوسکا مت ارمان کر

روشنی اسمین ہوئی جب روز کی
تب پڑی آنکہہ اوسپہ اوس دلسوز کی

یک بیک گہبرا کی وہ اوٹہا پکار
مار تیری ہاتہہ مین ہی اوسکو مار

کور بولا مین دغا کہاتا نہین
ان دنو مین مطلقاً آتا نہین

پا گیا ای دوست مطلب مین تیرا
یعنی مین ڈون پہینک ور تو لی اوٹہا

کور تھا اس گفتگو کی دہیان مین — سانپ نی کاٹا ہی اوسکی ران مین
زہر کا رنگین اثر اوسکو ہوا — کاٹتی ہی اوسکی وہ اندہا ہوا
توبہی کالی سانپ کو سمجھی نجان — تا زبان پہنچی نہ کچھہ ای مہربان
دیکھہ جان اور بوجھہ کر اندہا بنہ — زہر کو تو مت سمجھہ کالی کا من
دلکو استغفار سی معمور کر — کینچلی عصیان کی تنسی دور کر
کہینچ کی راہ دین مین اسطرح یا — جنتی مین جسطرح کہینچتا ہی تن
پیر کی مرضی سی باہر کرنہ کام — تا نہ پاوی تو دغا ای نیکنام
کہیلنا اسکا اوسی معلوم ہی — وہ جو تیرا رہنما مخدوم ہی
گر نہ سمجہا اوسکی کہنی کو تو مال — تو خطا پاویگا اندہی کی مثال
سانپ کیا ہی سانپ ہی نفس سگ — تجھہ سی جو اکدن نہین ہوتا الگ
گر رہا تو اس عدو سی ہوشیار — بچ گیا تو لومڑی کی طرح یار

حکایت روباہ

لومڑی کا دشمن اک خرگوش تہا — پر بہت نی عقل اور بیہوش تہا
لومڑی کی فکر مین رہتا تہا وہ — اسکو مارونگا یہی کہتا تہا وہ
ایک دن اک بہیڑیی کا بنکی یار — یون لگا کہنی اوسی ای غمگسار
صدقی تجھہ پر سی یہہ میری جان ہی — آج کی دن تو میرا مہمان ہی
بہیڑیی کو مکر تہی ہر چند یاد — ہولیا پر ساتھہ اوسکی ہو کی شاد
لومڑی دربار اوسکو کر کہڑا — آپ وہ خرگوش بہرا اندر گیا
لومڑی سی یون کہا کر کچھہ علاج — تیری گہر مہمان ایک آیا ہی آج
اوسنی گہبراہٹ سنی یہہ بات کی — سمجھی وہ کچھہ ہی مقرر اسمین نی
تہی عداوت کی جو آئی اوس سنی ع — جانتی تہی اوسکو وہ اپنا عدو

تھا تباہ یا اوسنی جو اوس راہ کو
جو نہین سمجھی آکی اوس سی وہان
آپ سی دونون اسیر چاہ ہوے
ہی برائی کا ثمر رنگین یہی
نیک و بد کی کیا تجھی اٹکل نہین
دوست اور دشمن مین تو کر رکھہ تمیز
دوست کو دشمن سمجھا ان ہی مہربان
اور نہ دشمن کو سمجھہ تو اپنا دوست
عقل گر تجھہ مین نہین تو جلد سیکھہ
آپ اپنی عقل پر شادان نہ ہو

وہان کیا خسپوش تہا اک چاہ کو
گر پڑی اوسمین وہ دونون ناگہان
بچ رہی اور رہ وہ دونون کنوے
پوست کندہ مینی تجھسی یہ کہے
راہ سی بیراہ ہر گز چل نہین
تاکہ ہو نزدیک سبکی تو عزیز
کیونکہ اسمین ہوگا تیرا زیان
دوست بنکر تیرا وہ کھینچیگا پوست
ماننا گر آک درسی دان اسکی سیکھہ
باز کی مانند تو نادان نہ ہو

حکایت باز و ماکیان

بازنی طعنہ دیا مرغی کو یون
تجکو لازم ہی کہ اس سی امر رہ
کیونکہ تو نی عمر کھوئی ہی یہین
باوجودی تیری وہ کرتا ہی دشت
پر تو اور جاتی بلانیکی ہی ساتھہ
جب صحرائی ہون وحشی جانور
اس لی وحشی کو اپنی کر کڑا
تھوڑیسی احسان ہی بسر یہہ حال
سنکی مرغی نی کہا خاموش ہو
مینی سو مرغی پہ دیکھا ہی غدر آب

تو بھلا انسان بہاگی ہی کیون
رام ہو اور رام صبح و شام رہ
اوس سی وحشت تجھی لازم نہین
اور خبر لیتا ہی تیری شام و چاشت
مطلقا آتی نہین ہی اوسکی ہاتھہ
جب بلایا جھکو اوسنی چھوڑ کر
جھکو اوسکی پاس جانا ہی پڑا
تو بہت احسان تومت کر پایمال
ہوش کر آنا ہی مت بیہوش ہو
باز کو تو نی نہین دیکھا کباب

کچھ نہین خواہان وہ تیری جان کا
آدمی دشمن ہی میری جان کا

کیونکہ بہاگون اوسسی وہ سرکوب ہی
بہاگنا دشمن سی اپنی خوب ہی

پاس دشمن کی تو اے نیک من نجا
دیکھ ورنہ پائیگا آخر دغا

دوست کو تو دوست اپنا جان رکھ
پر عدو کو بھی ذرا پہچان رکھ

نصیحت

چار چیزونکو نہ تہوڑا جانیو
غرض یہ میری ہی اسکو مانیو

ایک تو ڈر یو بہت سا آگ سی
خوف کیجو اسکی اندک لاگ سی

کیونکہ اکدم مین یہ کافر ناگہان
پہونک دیتی ہی گہانسی تا کہان

دوسری کہہ یعنی ہو ہرچند کم
دور دلسی کیجیو اوسکا نہ غم

کم ہو گو آزار پر اصلا نہین
اوسکو بڑہتی دیر کچھ لگتی نہین

تیسری پہر خوف کرنا قرض سی
جانیو اوسکو زیادہ فرض سی

ایک دمڑی قرض ہو یا لاکھ ہو
دہر مین مقروض کی کب ساکھ ہو

چوتہی عاجز ہوئی گو اپنا عدو
ہو جیو ایمن نہ اوس سی ایک مو

جسمین اوسکو جانیو سب سی کڑا
سمجھیو سب پہلوانون سی بڑا

نیک و بد سی اپنی ہو آگاہ تو
چل نہ اندہون کیطرح سی اہ تو

تو اگر میرا نہ مانیگا کہا
حال تیرا ہوگا تو صیاد سا

حکایت صیاد طامع

لومڑی کی بہاندنیکا کر خیال
ایک نی صحرا مین پہیلایا تہا جال

گوشت کو خانونمین اوسکی کرکی بند
بولا اکدم مین مین ہونگا بہرہ مند

گو تہی شب اور تہا اندہیرا خوب گہپ
پر رہا تو بہی وہ اک گوشہ مین چہپ

گوشت کی بو سی تہا جنگل بس گیا
اوسمین آکر بہیڑیا ایک پہنس گیا

جو نہین گہر کا اوسکی پہونچا کائین | وو ہین آئی جان اوسکی جائین
جا کی وہ شخص اوسکی اوپر گر پڑا | جیمین سمجہا ہی ہرن کوئی پڑا
بہیڑیئی نی اوسکو دشمن جان کر | پیٹ مین مارا جگتا دہیان کر
آخرش دونو وہ مرکر رہ گئی | جو نہ سہنی تہی وہ اوسکو سہہ گئی
پیٹ کی خاطر پہنسی جنجال مین | تہی قضا دونونکی لکہی جال مین
یہان تو رنگین ایک کا دشمن ہی ایک | کسکو اب ہم بد کہین اورکسکو نیک
جو مقدر مین ہی سو ٹلتا نہین | بس یہان کچہہ عقل کا چلتا نہین
جانتی ہین مست او رہشیار سب | ہو گئی ہین موت سی ناچار سب
خواہ کوئی شاہ ہو خواہی فقیر | خواہ مفلس ہو کوئی خواہی امیر
جائیگا ہر ایک یہانسی خالی ہاتہہ | لیکی جائیگا نہین کچہہ کوئی ساتہہ
ہان مگر کر جائیگا جو نیک کام | دہر مین چندی رہیگا اوسکا نام
اور وہ جب دار البقا کو جائیگا | اوسکا ثمرہ اپنی حق سی پائیگا
فرق میری باتمین ہرگز نہین | گوش دل سی سنکی اسکو کر یقین
ایک دن آخر کو سب مرجائینگی | باغ دنیا سی گذر کر جائینگی
اب موافق اسکی ذرہ مجہسی تو | سانپ اور مینڈک کی سن لی گفتگو

حکایت مار و غوک

سانپ سی مینڈک نی پوچہا سچ بتا | میری کہانی سی تجہی حاصل ہی کیا
سانپ بولا گو مگو کی بات ہی | رسم دنیا کی یہی دن رات ہی
مور سی غوک جاکی پوچہا ای بو الفضول | میری کہانیسی ہی اوسکو کیا حصول
ہی برائی کرنی رنگین سخت عیب | کیونکہ بدلا اسکا ہی بیشک و ریب
اپنی اعمالونپہ کر اک ذرہ دہیان | دیکہہ کیا کرتا ہی تو ای مہربان

مجھہ سی تقریر اپنی کر اوقاتکی ہی امید اسپر تجھی کس بات کی
کوئی عاقل بھی کری ہی ایسا کام بو کی تھوہر چاہتا ہی کھائی آم
اب تو جان اور بوجھہ کر نادان تھو کچھہ جو بوتا ہی تو اچھی چیز بو
کھہ گئی ہین اگلی جو اس ہاتہہ دے پھر وہی اس ہاتہہ کا اوس ہاتہہ لے
اب مطابق اسکی سن ای نیکزاد مجھکو نقل آئی مسافر کی ہی یاد

حکایت مسافر باخدا

ایک صحرا مین مسافر مرد تھا پر وہ سب اہل جہانسی فرد تھا
دیکھتا کیا ہی وہ اک کتا بڑا پاون کیدڑ کا چباتا ہی پڑا
بعد اکدم کی لگا یک ناگہان شخص اک پیچھی سی آ پہونچا وہان
اوسنی پتھر اوسکو اک مارا بزور ہو گئی کتی کی ٹنگری چور چور
اسمین آیا ایک آگی سی سوار اوسکا گھوڑا تھا نہایت عیبدار
کرنی پایا کچھہ وہ شخص اوس سی بات ماری اک گھوڑینی اوسکی اوسکو لات
لگ گئی جو مونجھہ ساری اوسکی ران ہو گیا سو ٹنگری اندر استخوان
دس قدم گھوڑا جو اوس جا سی چلا پاون اوسکا ایک بل مین جا پڑا
ٹنگری اک دم مین گئی اوسکی ہی ٹوٹ اوسکی مالک نی لیا سر اپنا کوٹ
روئین نگین روز شب اس غمکو لیا کارخانہ حق کا ہی یہ ہمکو کیا
پر تو اپنی زندگی پر بھول مت پھول کی مانند ہنسکر پھول مت
زندگی دو دنکی ہی جانی ہے تو پر میری کہنی کو کب مانی ہے تو
زیست پر بھولا ہی کتنی اوسطے مت لگا دل اپنا اتنی اوسطے
ہیچ ہی تو اور یہہ سبکچھہ ہیچ ہی ہی سمجھہ اولٹی تیری کیا پیچ ہی
تو نہی کیا شی اور ہی کیا تیری بساط جسپہ تو کرتا ہی یہہ عیش و نشاط

کان دہر کر جو سنی تو مجہسی بات ‏ تو کرون بہائیکی اپنی تجہسی بات

حکایت وصیت برادر خدایار خان

بہائی میرا جسگہڑی مرنی لگا ‏ یون وصیت مجکو وہ کرنی لگا
اپنی خالق سی ڈرا کر تو مدام ‏ تا نہ بگڑین دو جہان مین تیری کام
اور محتاجونکی خاطر کیجیو ‏ دسترس تک جو بنی سو دیجیو
مال دنیا پر نہ کچہہ کیجو غرور ‏ مرگ کو مت جانیو اپنی سی دور
گو ہوا دو سو برس کا تیرا سن ‏ گور مین جانا ہی آخر ایک دن
بات پر اک ذرہ میری دہیان رکہہ ‏ نیست اس ہستی کو اپنی جان رکہہ
جانکنی کی وقت کو مشکل سمجہہ ‏ خود کو خر جان اور پا در گل سمجہہ
جسگہڑی تو قبر مین جا بسویگا ‏ اوس گہڑی کیا جانیی کیا ہوئیگا
تنگ ہوگا جب منکی جبر سے ‏ تب کریگا کیا عذاب قبر سے
جب نکیرین آئینگی کرنی عذاب ‏ تب تا دیویگا اونکو کیا جواب
کسطرح تلوائیگا ایمان کو تو ‏ کیا کریگا پلہ میزان کو تو
کہہ لنگہی گا پل سی تو کیونکر اوبہر ‏ کسطرح جاویگا اوس پر سی اوتر
جسکی پیچہی یہہ بلائین ہون ہان ‏ حیف ہی گر وہ ہی یہ غم یہان
سچ تو یہی رنگین ذرا تو خوف کر ‏ دشمن اپنا آپ مت بن اسقدر
ڈر تجہی کچہہ آہ یزدانکا نہین ‏ خوف ذرہ اپنی ایمانکا نہین
مفت مین کہوتا ہی اس دن رات کو ‏ مانتا ہی کب کسیکی بات کو
مکر و فن کو کچہہ وہان چلتا نہین ‏ تو بدی سی اپنی پر ٹلتا نہین
ہو کی تابعدار نافرمان نہو ‏ سب لکہا پڑہ کی پہر نادان نہو
مین تو سمجہاؤن تجہی ہر طرح آج ‏ لیک مچلی کا نہین ہی کچہہ علاج

تونی مگری پن مین کہا ہی قدم
ہی تیری آگی برابر شہد و سم

گندم و جو کو برابر جان مت
جو کی آٹی کو روٹی مین چہا مت

پہل کو اندرائن کی تو میٹہا نجان
شہد خالص کو کبہی سٹہا نجان

آب و آتش مین نہین گر تا تو فرق
کیا ہی بحر خود پسندی مین ہی غرق

منصفی کر جسمین ہووی یہہ شعور
ہی نصیحت کرنی اوسکو کیا ضرور

حسب حال اپنی ہی زندہ بیان دہر
مجہسی نقل اک سانپ کی سن کان دہر

حکایت مار مکّار

اسقدر بوڑہا ہوا تہا ایک سانپ
سر اوٹہاتا وہ تو گرتا کانپ کانپ

سانپ کیا پر کالہ اک آفت کا تہا
دم گلا تہا اور بہت مدت کا تہا

طاقت اوسمین صید کرنیکی نہ تہی
بلکہ مطلق سانس بہرنیکی نہ تہی

بہوک کی ماری وہ جب مرنی لگا
مشورہ تب دلمین سعی کرنی لگا

غالب آئی جب ہوس نخچیر کی
تب تو اوسنی اوسکی یہہ تدبیر کی

تہی جہان چشمی بہت سی آ بلی
بیٹہا وہان دیکہ اک تالاب کی

آگی اک مینڈک نی پوچہا دور سی
ماموں جی بیٹہی ہو کیون رنجور سی

بولا وہ مجہہ پر مصیبت ہی پڑی
چین ہی جس سی نہ مجکو اک گہڑی

سنکی یہہ مژدہ گیا مینڈک وہان
بیٹہا پانیمین تہا شاہ اوسکا جہان

شاہ سی جاکر کہا یہہ ماجرا
ہوکی خوش شہ دیکہنی اوسکو چلا

سانپ سی آکر یہہ پوچہا شاہ نی
تجہہ پہ کیا ڈالا ہی دکہہ اللہ نی

بولا دو دن تک نپایا رزق جب
تب مین اک مینڈک پہ لپکا ایک شب

وہ چہپا حجرہ مین اک زاہد کی جا
تہا اندہیرا وہان نہ تہا کچہہ سوجہتا

بیٹا سوتا اوسمین تہا زاہد کا ایک
وہ دوہرتا نی ہوئی تہا سر پہ لیک

تہا انکو ٹہا پاؤن لگا اوس سی بد
وانت میری لگتی ہی وہ مر گیا
اس سی آگی گاہی بوی زاہد کو جب
اسنی جس مینڈک کی خاطر ای آکہ
پہرنا اس تخم بد یکو بو سکے
بلکہ یہہ خواہش میری دلچسپ ہو
تہا وہ زاہد بسکہ مقبول خدا
کیجیو اس عرض کو میری تعیین
رحم کہا شہ نی یہہ بات اوس سی تہی
شوق سی تو ایک مینڈک کو کہا
شہ کی فرمانیکی موجب بر ملا
مینڈک اوسکی پاس روز آنی لگا
شکر حق کرنی لگا دن رات وہ
جب سی تنگین ہو گیا ہی تو ہی یر
چین سی بیٹہا ہی گوشی مین الگ
واسطی فرزند و زن کی ہوش کر
مال و دولت ملکی ساری کہائینگی
یہہ جو چشم و گوش ہین اور دست و پا
کون اوسدم کام تیری آئیگا
بیحیائی مین قدم آگی نہ دہر

مینی پکڑا وسکو مینڈک جان کر
روح سی وس تنکو خالی کر گیا
کی دعا یون اوسنی میری حق مین عجب
میری بیٹی کو ہی کاٹا بی گناہ
اور نہ مینڈک پر یہہ قادر ہو سکے
مینڈکین سارا اک ہون اور یہہ سپ ہو
ہو گئی وو ہین قبول اوسکی دعا
اب مین مینڈک کو پکڑ سکتا نہین
چل تو کہوڑا آج سی میرا سہی
تا کہ قوت تجہہ مین آجاوی ذرا
ایک مینڈک اوسکا راتب ہو گیا
روز اک مینڈک کو وہ کہانی لگا
یون بسر کرنی لگا اوقات وہ
مین بہت تب سی تیری مکر ای شریر
خلق کو کہاتا ہی اپنی گہر مین ٹہگ
بوجہہ وہا لکا اپنی گردن پہ نہ دہر
پہر وہی دشمن تیری ہوجاینگی
سو کرینگی وہان ہر اک تیرا گلا
مظلمہ مین تو ہی پکڑا جائیگا
اوس وہ بیلی کی طرح مت پیٹ بہر

حکایت افغان مفلس

تہار وہیلا ایک مُفلس بس کمال
تب تلاشِ رزق مین وہ کہا گی بل
دیکہتا کیا ہی کہ باہمن ایک خُسبت
سو چکر ہمین اوسی تیّار مال
وہ اوٹہا بیچارہ کرتا رام رام
دوسری دن پہر نظر سب کی بچا
اور لگا کہنی یہہ منت اوسکی کر
بہاگا ہر ہر کر کی پہر وہ نوجوان
تیسری دن تہا برہمن ہوشیار
بولا خانصاحب ادہر کو آئی
بسکہ آیا تہا یہی وہ ٹہان کر
سوچ ہمین تب برہمن نی بچار
ڈال ٹونی جب وہ رنگین کہا چکا
اوسنی وہ ٹکرا دیا جوکی مین پہینک
تیسری دن اوسنی اس حکمت کی ساتہہ
اوسکا یہہ کردار ناداریسی تہا
اور تیرا جو کام ہی مستی سی سب
جو تیرا ہی نیک فعل ایسی و فنون
مونہہ کریبان مین تو اپنا ڈال دیکہہ
لوگ جو کہتی ہین تجہکو نیک ذات
نیک مونہہ پر تیری کہتی ہین سب تجہی

بہوک سی جب وہ ہوا اکدن نڈہال
پہونچا جا بازار مین گہر سی نکل
کرچکا ہی سب سوئی کو درست
پاؤن جوکی مین دیا اک اوسنی ڈال
بیٹہہ کر اوسنی کیا خوب اپنا کام
اوسکی جا جوکی مین قدموں پر گرا
پایا ذاخو کل کی خطا سی درگذر
بیٹہہ کر تب تُنی جڑی خوب اوسنی وہان
دور سی ہی دیکہہ اوسی وہ دل لگا
بہوجن اب تیّار ہی کچہہ کہا ئی
مُتّصل جوکی کی بیٹہا آن کر
ڈال کی کہہ کر روٹیان دین اوسکو جا
اور اک اوسمین سی ٹکرا بچ رہا
اور کہا ٹکڑا اسی دی مجہکو پہینک
بیٹہہ کر جوکی مین ماری خوب ہاتہہ
یہہ سمجہنا مت کہ عیّاریسی تہا
خوب دیکہا تو زبردستی سی سب
اوسکی ستہ کو دیکہی تو ہی بجون
منصفی کر تو یہی ہی کچہہ مال دیکہہ
مُطلقاً تو مت یقین کر اوسکی بات
تیری خلقت سی ہی آگاہی تجہی

یہ ظاہر تو نہایت خوب ہی | پر جو باطن ہی سو بد اسلوب ہی

تیری ظاہر کی تو ر کہتا ہون بند | لیک باطن ہی نہایت تیرا بد

باندہ ہمت کی کمر کو ہو کی چست | مثل ظاہر باطن اپنا کر درست

ہوش ہی تجہہ مین اگر ای ہوشیار | سیکہہ لی تو اسکی حکمت مجہسی یار

اگر کی تو پیر سی پہر کر رجوع | تا ہو تیرا اختر طالع طلوع

وہ تیری مقصد کری سب اسطرح | او خدا ترس نی کئی تہی جسطرح

حکایت مرد خدا ترس

تہا مرید اک پیر کا اک نوجوان | پر کچہہ او سپر سر نہوتا تہا عیان

ذکر و شغل اوسکو نہ کچہہ کرتا تہا سو | مطلقا ہوتی نہ تہی اوسکو کشود

ایک دن خلوت مین اکر ایک رات | اپنی مرشد سی کہی اوسنی یہہ بات

پیر نی پوچہا کہ مجہکو سچ بتا | چاہتا کس چیز کو ہی دل ترا

بولا وہ اک بہنیس ہی تکت مجہی | ہی فقط اوس بہنیس سی الفت مجہی

پیر نی اوس سی کہا ای نوجوان | تو رکہا کر رات دن اوسکا ہی دہیان

پیر کی کہنی کی موجب روز و شب | وہ لگا رکہنی تصو اوسکا جب

تب تو اوسکی بنگئی حالت ہی اور | تہوڑی دنمین ہو گئی صوت ہی دگر

بہنیس کا اوسکو ہوا ایسا ہی دہیان | ہو گیا مرشد سی غافل وہ جوان

پیر جب سمجہا کہ مطلب ہو چکا | کام جتنا تہا سو وہ اب ہو چکا

اک دن اپنی گہر سی اوسکی گہر مین آ | یون کہا مرشد نی باہر ر سی آ

سنکی وہ اندر سی بولا اسطرح | در مین سینگ اڑتی ہین نکلون کسطرح

اگیا جو وہ فنا کی شان مین | بن گیا بہنیس اپنی دہیان مین

ہو تصو جسکو اتنا ذات کا | عشق مو[illegible] نکلین اوکی مین اٹہکا

جو ہوا ایسا اوسکو تو انسان جان
اور اپنی آپ کو حیوان جان

قول ہی یہہ مرشد آگاہ کا
ہی مراتب یہہ فنا فی اللہ کا

ذات سی جسوقت تو ملحق ہوا
پہر تو باطل ہو گیا بس حق ہوا

ہی خلل جب تک تیری اوقات مین
مل نجاوی جب تلک تو ذات مین

ہتہہ کہنڈا یہہ جسکا ہی وہ دور ہی
سن لی وسی کا ہی یہہ مذکور ہی

حکایت زاہد

ایک زاہد اتقا مین طاق تہا
زہد او سکا شہرۂ آفاق تہا

اہل دنیا سی وسی کچہہ ڈہب نہ تہا
کچہہ عبادت کی سوا مطلب نہ تہا

پشت دی بیٹہا تہا دنیا کی طرف
کرکی رو بیٹہا تہا عقبی کی طرف

دمبدم دیتا تہا وہ وحدت کا جام
یاد حق سی ایک دن تہا اوسکو کام

ایک نی آکر دل او سکا چہلکہہ دیا
اوسنی فراشی سلام اوسکو کیا

اوس سی پوچہا ایک نی ای نیکنام
کیون کیا جہک کر تو تمی نی سلام

دل سی اپنی ایک بہر کر آہ سرد
یون کہا اوسنی کہ سن ای نیکمرد

بد بدی سی گر نہ اپنی باز آئے
نیک کیون نیکی سی اپنی ہاتہہ اوٹہائے

اسکا ثمرہ یہہ کہین پایا جا لگا
میری دہوکی مین دغا کہا جا لگا

نیک کی پاداش نیکین نیک ہی
پر سمجہنا کب اسی ہر ایک ہی

تجہکو دیتا ہون قسم قرآن کی
سیر کر اک دن تو گورستان کی

مرگئی ہین دیکہہ کیسی کیسی لوگ
آ پہ چہوڑ لیگا تجہی بہی کب یہہ روگ

دیکہہ آتا ہی کسیکی کام کچہہ
اوس سی باقی ہی سوا ای نام کچہہ

یہان کئی تہی جسنی کچہہ اعمال نیک
اوسجگہہ مین ہیگا اوسکا حال نیک

اور کئی تہی جسنی اسجا کام بد
اوسجگہہ اوسکا ہوا انجام بد

پھر تو اچھی کام کیون کرتا نہین — موت کی صدمی سی کیون ڈرتا نہین
مت بتا ہرگز کسیکو آپ سی — یہہ نصیحت ہمکو ہی ما باپ سی
بات جو سنی گوارا تجھکو ہو — صاحبی چاہی تو کہہ ای نیک خو
اور ہو جو بات تجھہ پر ناگوار — وہ نہ مونہہ سی کہہ کسیکو زینہار
دیکھہ تو بلبل پھنسی جب دام مین — تب کہا کیا اوسنی اوس ہنگام مین

حکایت بلبل و صیاد

پھول توڑی ایک بلبل نی تھی وو — جب پھنسی وہ دام مین نادان ہو
تب لگی کہنی وہ یون صیاد سی — تو ضرر پاویگا اس بیداد سی
مینی آزردہ کیا تھا پھول کو — جس سی اس حالت کو پہونچی قید ہو
تو جو آزردہ کری ہی جان کو — سوچ لی اسکی ذرا نقصان کو
سنکی یہہ صیاد نی اوسکا کلام — اوسکو چھوڑا اور توڑا اپنا دام
ہین جو اچھی اونکا ہی یہہ طور — گر تو عاقل ہی کر لی دلمین غور
یعنی سمجھی جلد جو جس بات کو — آفرین اوسکو اور اوسکی ذات کو
عقل ایک کیا ہوا چندی رہے — جب سمجھہ آئی تھی آئی سے رہے
ایک جان اور بوجھہ کر تو چوک مت — مونہہ اوٹھا کر آسمان پر تھوک مت
کر دیا آگہ تجھی اس نی خبر — جو کری کام اوسکو دانائی سی کر
وہ جو احمق ہی نہین اوسکا علاج — وہ نہ کل سمجھا نہ سمجھیگا آج
عرض اک ذرہ میری بیان کہہ — نقل اک سائیس کی سن کان کہہ

حکایت سائیس

نوکر اک گھوڑی پہ اک سائیس تھا — پر حمق مین وہ بھونسی بیس تھا
روز اول ہی و لیکن اوسنے یار — یہہ کیا تھا اپنی آقا سی قرار

یعنی

یعنی جسدن آپکو خوش پاؤنگا
فرد اضافی کی اوسی دن لاؤنگا

اتفاقاً اوسکا آقا ایکبار
گهر گیا اک آشنا کی هو سوار

تها سر ره اک جگهه اوسکا مکان
اوسکی اوپر جاکی بیٹها وه جوان

نیند مین سائیس بیخود هو گیا
سر کی نیچی هاتهه دهر کر سو گیا

اوسکو میزان خرد مین تول کر
لی گیا گهوڑی کو کوئی کهول کر

آنکهه جو آسین کهلی اوسکی کهین
دیکهتا کیا هی که گهوڑا هی نهین

جاکی کوٹهی کها کیونجی میان
چهوٹ کر گهوڑا بهی آیا هی یهان

جب میان هنسنی لگا دم توڑ توڑ
تب کها سائیس نی یون هاتهه جوڑ

آپ پهلی خوب سا هنس لیجئی
دستخط پهر کچهه اضافه کیجئی

حمق ایسی شی کچهه ایسی نگین نهین
دیکهه مت اسجال مین پهنسنا نهین

جینو نیکی موت جب آتی هی یار
تب وسی لگتی هین پڑنی اختیار

سوچکر فرما تو دانائی کو کام
ره نه غافل اسطرحسی صبح و شام

مچهلیونکا سنکی قصه دل نگار
فرق کر دانا مین و نادان مین یار

حکایت ماهی عقلمند و کم عقل و بی عقل

دشت مین ندی تهی اک آب گیر
مچهلیان تین اوسمین رهتی تهین صغیر

شام کو صیاد پهونچا آکی وهان
بولا ڈالونگا سحر کو جال یهان

وه جو تهی دانا وه سن اس بات کو
بهه گئی آگی وهانسی رات کو

صبح کو صیاد نی اوٹهتی هی بس
جال کو پانی مین پهینکا کر هوس

وه جو تهی کم عقل مچهلی اوسگهڑی
سمجهی اب مجهه پر مصیبت آپڑی

جال پر اپنی وه اکدم ره گئی
بنکی مرده پهر تو وه چت هو گئی

جان کر مرده اوسی صیاد نی
دور پهینکا وهانسی اوس استاد نی

مکھیان بیوی کی بوسی ایکبار — لپٹیان منہہ سی اوسکی بیشمار
وہ جو نادان دوست بہت بیکار پوچہہ تہا — مکھیان اوسکی اوڑانی وہ لگا
پر وہ شیرینی سی بیوی کی کہین — ایک ذرہ ٹلیان وہ انسی نہ تہین
بس جو کچہہ چلتا نہ تہا چلتا تہا رچہہ — ہاتہہ دونو تہرسی ملتا تہا رچہہ
ہاتہہ سی ونکی ہوا وہ تنگ جب — جیمین اپنی یہہ کیا فکر اوسنی تب
سبہونکو ڈالیی اک دم مین مار — تا کہ سووی چین سی یہہ میرا یار
لایا اک پتہر اوٹہا کر دور سی — مکہیون پر اوسنی مارا زور سی
مکہیونکی ساتہہ چکا اوسکا سر — روح اوسکی ہوگئی تن سی بدر
دوست جو نادان ہو اوس سی لاکہہ چند — دشمن دانا ہی خوب ای ہوشمند
دوست وہ ہی جو کہ جانی دوست ہو — ہی وہ دشمن جو کہ نانی دوست ہو
جسکو نگین اپنی مطلب سی ہو کام — گر نہ یار اپنا اوسی ای نیک نام
آشنائی دیکہہ چہوٹونسی نہ کر — کیونکہ اسمین ہوئیگا تیرا ضرر
دوستی کر تو بڑی لوگونکی ساتہہ — تا کہ حاصل تجہکو ہو کچہہ ہاتہون ہاتہہ
سن تو چہوٹونکا اب مجہسی بیان — تا کہ یہہ نکتہ بہی ہو تجہہ پر عیان
ہی بڑی چہوٹی سی یہہ میری مراد — گر تو دانا ہی تو کر لی اسکو یاد
یعنی محفل مین کمینون کی نہ بیٹہہ — اچہی صحبت مین اگر بیٹہی تو بیٹہہ
گوش دل سی ایک کی سن مجہسی نقل — بس یہی وہ تجہکو اگر ہی تجہہ مین عقل

حکایت مرد عاقبت اندیش

ایک سی پوچہا کسینے برملا — دوست جانی کی ہین تیری سچ بتا
بولا وہ اتبو فراغت ہی سمجہی — سب مہیّا ناز و نعمت ہی سنی مجہی
پوچہہ یہہ مت کون تیرا دوست ہی — آج تو دشمن بہی میرا دوست ہی

جب

جب خدا نا کردہ تنگی آ پڑیگی
بات یہہ تب امتحان ہو جاسکی

گو کہ اپنی دوست ہو جاتی ہین سب
جو کبھی تو وہ عجب لالچی ہین سب

خود غرض جو دوست بنتی وہی عدو
بھول بہت دوستی ہرا وسکی لو

اوس سی حاصل کچھہ نہو گا تجہکو بہ
ہی یہہ لازم تو کری اوس سی حذر

وہ نہین ہی جیسی تیرا آشنا
وہ تو ہی اپنی غرض کا آشنا

جب تلک اوسکی غرض ہی تجہسی یار
تب تلک تو ہی وہ تجہہ پرسی نثار

اور جہان پایا غرض نی انصرام
پہر اوسی ہرگز نہین کچھہ تجہسی کام

بیٹھہ مت جو تسی رنگین ہو کی سن
اک زن و شوہر کا قصہ بہی سن

حکایت زن و شوہر

جورو اک صاحب کی تہی صاحب جمال
پر وہ خود تہی سخت بد صورت کمال

اوسی مطلق اوسکو کچھہ الفت نہ تہی
بلکہ کچھہ صحبت کی بہی رغبت نہ تہی

پہیر لو دہر سی منہہ وہ سوتی راتکو
کاٹتی تہی اپنی یون اوقات کو

گہر مین اونکی ایکدن آیا جو چور
جیسین سمجہی مارڈالیگا بزور

خطرہ جانسی غرض وہ دل دُکہا
پیٹ سی شوہر کی لپٹی کمر کا پا

خواب غفلت سی کہلی آنکہہ اوسکی جب
سوچ یہہ کرنی لگا وہ جی مین تب

بعد مدت اپنی کیا قسمت کہلی
اس طرف لو طبع جو اسکی ڈہلی

کب خوشی سی دل کو صبر و تاب ہی
آہ بیداری ہی یا یہہ خواب ہی

صد ہزاران شکر ای خوابیدہ بخت
جو ملائم ہو گئی اسطرح سخت

مہربان اپنی یہہ اوسکو تاڑ کر
وہ بہی لپٹا اوسکو چہاتی جہاڑ کر

ڈر کی ماری وہ نہ جب اوسکی رہی نہار
اوسنی مدت کا نکالا سب بخار

چور پر ہمین پڑی اوسکی نظر
یون لگا کہنی وہ اوسکو دیکہہ کر

بہانسی جو چاہی سو لیجا تو او تہا
پر خدا کی واسطی ہر روز آ

کیونکہ تہا مدنشی کہا یا جمین عیش
تیری باعث سی کیا خوب آج عیش

جس زن شوہر مین ملین ہونہ پیار
او زن شوہر کی کیا ہی بیت یار

ہین جسکا اشراف کی تو دو استان
اب کرون کم ذات کا تجہسی بیان

کیا شرافت منحصر ہی بات پر
ہی شرافت منحصر اوقات پر

جسکی جورو مین ہو دی خوی زشت
جیتی جی وسکو ہی دنیا مین بہشت

اور پہری جسکو بری تدبیر سی کام
اوسکو دنیا ہی مین دوزخ ہی مدام

مجہکو اک مضمون سعدی سی ملا دہی
بوستانمین اونکا یون ارشاد ہی

پارسا زن نکومت گر زن بہا
تو کدہی کو باندہ گو ہی جور یار

دیکہہ تو بر خود غلط اتنا نہ ہو
مت غلط طور جان اپنی آپ کو

سوچ کر تو ہی تری تقریر کیا
تو ہی کیا اور ہی تری تحریر کیا

اپنی قدر و منزلت کو جان یار
کب تلک سمجہاؤن تجہکو بار بار

بس نہ ہو وہ زبان گو گرم کر
شرم کر آئی خدا سی شرم کر

پر نہ ویسی شرم کر ہرگز ابہی
شرم تیلی کی بہو نی جیسی کے

حکایت عصار و زن بیشرم

ایک تیلی کا نو مین تہا تہا یار
وہ گیا تیلی کی ہو کی ایکبار

تہا بہو بن جو کوئی مطلق وہان
اوسنی پوچہا کہہ گئی ہین کہان

وہ بہو کب بولتی تہی شرم سے
اور کہان لب کہولتی تہی شرم سے

پہونچی جب حد سی ون گفت و شنود
تب گئی وہ موت کر او سیرسی کود

سوچ او سکو یون وہ تہا تیلی پکار
ہان گئی ہین لوگ سب دریا کی پار

بول اٹہا پہر تہا کام ایسا کیا عجب
واسطی جسکی گئی ہین لوگ سب

اوسنی بہی سی دیا گہنگرا اوٹہا
بولا ہان کو لو او نہین درکار تہا
پہر کہا کیون عقل بدلی چہا گئی
گہر کی لیا کو لو یہ آفت آ گئی
اوسنی آگی سی دیا گہنگرا اولٹ
بولا ہان کو لو گیا ہی گہر کا ہٹ
اس حیا کو دیکہہ نکلین غور سے
مانگ وزر و شب پہ اس دور سے
بیحیائی اب گئی حد سی گذر
بیحیا مت بن خدا کا خوف کر
دور آیا ہی یہہ ایسا ہی کہ یار
ماں کو بیٹی کا نہین ہی اعتبار
بہائیکو مطلق نہین بہائی سی راہ
بہانجی کو بہی نہین ماموں کی چاہ
کچہہ بہن کو بہائیکی الفت نہین
باپ کی بیٹی پہ کچہہ شفقت نہین
ہی بہتیجی سی چچا کا دل فگار
جان و دل سی یار کا دشمن ہی یار
ہی صدی یہہ تیرہوین اس سی تو
رات دن حرص و خطر کر اس سی تو
جو مقدر مین ہی سو آویگا ہاتہہ
تیری وزری تو ہی تیری مرگ ساتہہ
آپ سی پہنچی ہی و لیل و نہار
پر تو اہی سعی سی سمجہی ہی یار
تیری یہہ کوشش نہین ہی کچہہ بجا
سعی سی تیری بہلا ہوتا ہی کیا
ہو کی قانع حرص کو موقوف کر
واسطی زر کی مت پہر در بدر
ہی قناعت تو جوانمردونکا کام
شاہد اسپر مولویکا ہی کلام
کاسۂ چشم حریصان پر نشد
تا صدف قانع نشد پر در نشد
حرص دنیا کر نہ کافر کی طرح
مت فضیحت ہو مسافر کی طرح

حکایت مسافر و مہترانی

نقل کرتی ہین مسافر ایک تہا
سو سرائی شہر مین اوترا وہ جا
ڈال اوسنی گہی و لا بازار سے
پاس بہٹیاری کی بیٹہا پیار سے
اور لگا کہنی کہ مزدوری یہہ لی
اسکو جلدی سی پکا تو مجہکو دی

چور اوسکو جی مین پهر وه پنهان کر
متصل تهیا بهت هی آن کر
چاهتی تهی وه نظر اوسکی بچائی
دال لی مین سی اوسکی کچهه چرائی
لیکن از بس تها مسافر هوشیار
پاس سی اوسکی نه سرکا زینهار
گرچه هشیاری بهت طرار سے تهے
اوسکی عیاری سی پر ناچار تهے
جیمین سوچی اس بلا کو تهیلئے
کچهه چلتر آج اس سی کهیلئے
گو هی اپنی کام مین استاد یه
بات میری بهی کبهی پر یاد یه
قصه کوته یک جکا جب وه تمام
بیتها کهانیکی لئی وه نیک نام
هاتهه دهو جب اوسنی بسم الله کی
مهترانی نی وهین تب آه کی
پیتنی اپنا لگی وه کهول سر
اور لگی کهنی یهه آهین سرد بهر
بستی ملانی والی کا هووی برا
آ میری بچی تو اوسکی ساتهه کها
زهر هوگا تو اثر کر جائیگا
بیتا اوسن بندیکا تو مر جائیگا
الغرض اوسنی پکر بیتی کا هاتهه
اپنی بهائی سی کهلایا اوسکی ساتهه
وضع رنگین بهت معیوب ہے
ایسی خلقت سی کنارا خوب هی
نکته یهه پهونچا هی اس آگاه سی
کر بدی هرگز نه خلق الله سی
هی لئی دنگی یهه تیری زندگی
لی نه اپنی واسطی شرمندگی
سب کو ملین کی طرحسی میل مت
صاف هو سب سی چلتر کهیل مت
هی یهه لائق آپ کو پهچانئے
چاهئی بد سب سی خود کو جانئے
آپ کو جو نیک سمجهی مدام
جانئی اوسکو که هی مرد تمام
اور جو بد آپ کو سمجهی بهلا
سمجهی اوسکو یهه هی سب سی برا
یا جو کچهه هو جی وهی کهلائے
شیخ جی کی سی نه فطرت لائے

حکایت شیخ که خود را سید میگفت

شیخ

شیخ کو سیّد کہانیکا تھا شوق — پیر جی کہنی سی وہ رکھتا تھا ذوق

سب سی کہتا تھا نہ شرمایا کرو — پیر صاحب مجھکو فرمایا کرو

مل گیا اوسکو جو اوسکا اک رفیق — تو لگا کہنی اوسی یون وہ شفیق

شیخ ہی سیّد نہین تو تیرا باپ — لاکہہ باری کہہ چکا ہی مجھسی آپ

سنکی وہ بولا سنا مجھکو نہین — آگہی اس بہید سی تجھکو نہین

گوش دل سی سن اسی ای نیک خواہ — اندنون مینی کیا ہی اپنا بیاہ

بی بی آئی ہی سو سیدانی ہی وہ — حُسن مین بیدا د لاثانی ہی وہ

یون سیادت کی طرف جاتا ہون مین — سیّد اس ناتی سی کہلاتا ہون مین

سنکی وہ بولا کہ ای مرد عزیز — کیا کہی ہی کچھہ بہی ہی تجھکو تمیز

رشتہ جورو سی لگاتا ہی کوئی — اس طرح سیّد کہاتا ہی کوئی

تو ہی دانا یار ہی نگین ہوشیار — مین بہی تجھکو کہونگا بار بار

دیکھہ ایسی خلق سی محفوظ رہ — جب ہا محفوظ تب محظوظ رہ

رحم دل ہو اور سختی چھوڑ دی — عرض میری مان سختی چھوڑ دی

سوچ اسی کہتا ہون مین تکرار سی — نرم شی کٹتی نہین تلوار سی

گر نہین باور تجہی یہہ گفتگو — تو تو کانس اور بڑ کا سُن احوال تو

حکایت کانس و درخت

دشت مین جو نرم ہوتی ہی وہ گہانس — جسکو کہتی ہین سب اہل ہند کانس

اوسکا کر سکتی نہین کچھہ باد تند — بلکہ وہ کرتی ہی اوسکی دانت کُند

اور وہ بڑ پاتال مین ہی جسکی جڑ — جڑ سی وہ اکدم مین جاتا ہی اوکھڑ

جیسی ای نگین نہو مجھسی ملول — کہہ کر سختی سی ہی تجھکو کیا حصول

مکر و فن تجھکو بہت سا یاد ہی — کام کا اپنی تو اک استاد ہی

گہ ملائم ہی تو اور گاہی کرخت | گاہ تو ہی حرم دل گاہی ہی سخت
باتکا تیری اسی ہی اعتبار | ہی جی لاہی کی اسی حالت تیری یار

حکایت نورباف

تہا جولاہا ایک مرد نیک نام | کپڑا وہ بنتا ہی ہنتا تہا مدام
بیٹہی بیٹہی وہ جو اکدن تہک گیا | بولا سنتی سی کلیجہ پک گیا
اب مگر تو اپنی مین سیہی کرون | یہہ نہین لازم کہ بن آئی مرون
یہہ سخن کہتی ہے وہ منہہ لپیٹ | آہ کرتی ہی گیا او سجا پہ لیٹ
بعد اکدم کی دو پٹا تان کر | چار پائی پر و دلیتا آن کر
اور کہتا تہا یہی وہ دمبدم | آدمی بہی کب ہی نکہیر وسی کم
گہ فلک پر ہی یہہ گاہی زمین | یہہ کہین ہی گاہ اور گاہی کہین
تو بہی نگین ایسی کم ظرفی نکر | ہو کی دانا بن احمق اسقدر
کس سبب سی ہی یہہ پندار غرور | کہینچتا ہی آپ کو کیون اتنا دور
عاجزی کر اور اس ستی کو چہوڑ | خاکساری کر زبردستی کو چہوڑ
دیکہنی والا ہی تو اک شیر کا | کچہہ بہی غم ہی تجہکو اس اندہیر کا
گر تجہی الفقر فخری یاد ہے | تو وہ میری اقول کی اسناد ہی
فقر کو تو فخر جان اپنا مدام | کیونکہ ہیگا یہہ پیمبر کا کلام
حال فقرا کی قباحت تو نہ دیکہہ | قال کو دیکہہ انکی صوت کو نہ دیکہہ
بی نوا کو جہش کر لی قال و قیل | دیکہہ تو قاضی ہو گیسا ذلیل

حکایت بینوا و قاضی

نقل مینی یہہ سنی ہی صاحبو | بینوا نی دہول ماری ایک کو
وہ گیا قاضی کی گہر فریاد لی | تا کہ اس بیداد کی وہ داد دی

کہول کر قاضی نی جلد ہی کتاب
بینوا کو یون کہا کہا پیچ و تاب

آٹھ آنی دی تو جرمانہ اسی
ڈہول ناحق تو نی ماری ہی جسی

مان حکم شرع کو اب ای گدا
تا قیامت مین بناوی تو سزا

بینوا نی ڈہول اونکو ہی جڑی
پگڑی قاضی جی کی سر سی گر پڑی

قاضی جی بگڑی تو اونسی یون کہا
کیون خفا ہوتا ہی ای بابو بہلا

آٹھ آنی ڈہول جب ٹہری عیان
پہر یہہ ہی بیفائدہ آہ و فغان

ایک کوڑا ہی لنگوٹی مین مری
سو یہہ لی دہرتا ہون مین آگی تری

ہی یہہ پایا اسکا اب مجہکو محال
دونو آپسکو بانٹ لو نی قیل و قال

الغرض جتنی ہین دنیا مین فقیر
انکو ای نگین سمجہہ تو مت حقیر

ہین یہہ ساری ملک دنیا و دین
کچہہ نہین ہی انکو فکر روم و چین

گرچہ انسی دکہہ کسیکو ہی نہین
بلکہ سب کو فائدہ ہی ہر کہین

گو نہین انسی عدو کو بہی ضرر
پر ڈرا کر انسی تو شام و سحر

دوست اپنا جان نہین ای مقتدا
ورنہ پچہتاویگا تو اوس شاہ سا

حکایت شاہ کہ باز را کشتہ پشیمان شد

یون سنا ہی ایک تہا ایسا ہی شاہ
جسکی انجم سی زیادہ تہی سپاہ

مال دنیا پاس اوسکی کم نہ تہا
اور کسی سی کا اوسی کچہہ غم نہ تہا

ایک دن اوسکو ہوا میل شکار
اپنی گہر سی وہ چلا ہو کر سوار

کچہہ نہ ہاتہہ آیا جو اوسکو گشت مین
ہانک کر گہوڑا چلا اک دشت مین

دور تک اوسکو جو وہ ڈپٹا گیا
ہو گی لشکر سی جدا گہبرا گیا

ہاتہہ پر اوسکی تہا ایک ایسا ہی باز
جس سی بچتا تہا نہ سرخاب اور تغاز

تشنگی غالب ہوئی جب اوسپہ آ
اوسنی تب دیکہا نظر اپنی اوٹہا

دیکھتا کیا ہی کہ ہی اک پاس کوہ
اوسمین اوسکی چیلین صد ہزار
اسطرف اور اوسطرف کو جہانک کر
دیکھتا وہان کیا ہی وہ عالیجناب
لیکی ہی کاش رین سی جام زرفشان
جب ہوا وہ تب ہوا خوش اوسکا جی
بازنی مارا ہی پر اوس آب کو
جی مین آئی پاس سی جہانکہین ہزار
پہر یہہ سوچا دو گہڑیکی بعد جام
اسکی بہرنی مین یہان جو دیر ہو
پہنچہ گیا اکدم مین اوپر ناگہان
مار مردہ اک ہی چشمی مین پڑا
زہر اوسکا ملکی اوس جا تہا چکان
باز کی خاطر ولی ہر لحظہ رو
کام جلد یکا ہی ای تلمین بون
ہی وہنہین کا قول اور یہہ پند و بست
بات کو دریافت کر کر سیجہی
فعل بد نی جسکہ ہی بگڑی نمود
یہانکی کاروبار مین نادان ہو
واسطی عقبی کی مونہہ دنیا سی موڑ
سوچ لی تجہہ سی جو آگی تہی عیان

جسکی رفعت سی فلک بہی ہی ستوہ
اور ہین گرد اوسکی کوہی بیشمار
کوہ کی جانب چلا وہ ہانک کر
قطرہ قطرہ کوہ سی ٹپکی ہی آب
رکہہ دیا اوسکی تلی اوسنی وہان
چاہتا تہا وہ کہ جاوی وسکو پی
سوختہ دی اوسکی دل بیتاب کو
اوسنی ڈالا باز کو اکدم مین مار
ہو گا لبریز آب سی اید ل تمام
کیون نہ یون اوپر نجا کر سیر ہو
دیکہتا پہر کیا ہی وہ جاکر وہان
لیک دس گز سی ہی وہ کچہہ ہی بڑا
شکر حق کرنی لگا وہ نوجوان
لا کہا کرتا تہا نفرین آپ کو
کر گئی ہین پند یہہ سب رہنمون
تیر جستہ باز کی آید بدست
منظلہ کیون اپنی سر ہر لیجیے
پہر پشیمانی نہین کرتی ہی سود
کام مین عقبی کی مت انجان ہو
واسطی دنیا کی عقبی کو نچہوڑ
سو وہ سب چہوٹی بڑی باتین کہان

جاتا دنیا کو ہی کر درگذر | تا کہ ممکن ہو بھلائی سب سی کر
اور ہی جو ان کژدم تیری خلقت مین نیش | تو تو گر جس دلکو چاہی اوسکو زنش

حکایت کژدم و سنگ پشت

ایک بچھوا ایک کچھوی کا تہا دوست | پر وہ دو نو تہی بہم جون مغز و پوست
اتفاق اونکو ہوا تا کہ سفر | پہنچی ایک دریا پہ دونو آن کر
پیٹھہ پر جلد اپنی بچھو کو چڑہا | تیرنی کچھوا لگا گردن بڑہا
تیرا کچھوا جبکہ آدہی باٹ کو | ڈنک تب بچھو نی ماری ایک دو
پوچہا کچھوی نی یہہ غصی سی پکا | یہہ بدی کا وقت ہی ای میری یار
سنکی یہ بات اوس سی بچھو نی کہا | کیا کرون نہین ہی سرشت اپنی یہی
پہر تو کچھوی نی بہی ایک غوطہ لگا | پیٹھہ سی اپنی کیا اوسکو جدا
اور کہا ہر چند تیرا یار ہون | لیکن اپنی خو سی مین لاچار ہون
لیگیا کچھوا سلامت اپنی جان | غوطی کہا کر مر گیا بچھو وہان
دیکھہ نکین ہی نکیکا بد ثمر | نیک نیکی کا ہی پہل ای بیخبر
نیب مین ہرگز نہین لگتی انار | ناشپاتی سی پہل کیونکر چنار
سیب گولر مین پہلین کس طرح سی | آم کیکر مین لگین کس طرح سے
بڑ مین کب انگور کی خوشی لگین | بیر پیپل مین پہلا کیونکر پہلین
وہی کاٹیگا جو کچہہ بوتا ہی تو | جان کر انجان کیون بنتا ہی تو
گر کسی ہی جو نصیحت ہوشیار | فرق لاگا ہی اوسمین زینہار
تو اگر اونکا نہ مانیگا کہا | تو تیرا ہوویگا حال اوس شخص سا

حکایت شخصی کہ درد شکم داشت

تہا بہت ایک شخص کو درد شکم | اور وہ کہاتا تہا زیادہ دمبدم

مل گیا رستی مین اک اوسکو طبیب
یون لگا کہنی وہ اسکو ای حبیب

مجھکو جلدی ایسی دوا کچھہ دی اشتاب یہی
مجہنسی جو چاہی سو تو وہ لی اب یہی

اوسنی پوچھا تونی کیا کہایا تہا شب
درد تیری پیٹ مین ہی جس سی اب

بولا وہ مین کیا چہپاؤن تجہسی بات
مینی نان سوختہ کہائی تہی رات

اوسنی اک سرمہ دیا اوسکی لگا
اور کہا یون تہی یہی تیری دوا

یون کہا پہر اوسنی بہر کر آہ سرد
شب سی میری پیٹ مین ہی جو درد

اور تو درد چشم کی دیتی ہی دوا
اسکا کیا باعث ہی سچ مجھکو بتا

سنکی یہہ بات اوس سی تب بولا طبیب
آہ اپنی جان کا ہی تو رقیب

جیمین اپنی سوچ لی اس خاطر آج
مینی آنکہون کا کیا تیری علاج

نیک و بد سوجہی تجہی تا بعد ازین
پہر نہ ایسی چیز کہا جاوی کہین

تہی یہی پہلی دوا کرنی تری
کچھہ خطا اسمین نہین ہرگز مری

حرص مت کر تو بہائی نکمین ذرا
حرص کرنا تو نہین ہی کچھہ بہلا

حرص کی مارے ہی نکہار وی چلی
بات یہہ حقین نہین تیری بہلی

کب تلک تجہسی کرون مین قیل و قال
اب چلی روبیکا سن لی مجہسی حال

ہی یہہ نان سوختہ مال حرام
کہا نہ ہرگز اوسکو تو ای نیکنام

درد سی ہو جسکی مرجانا بہلا
ایسی کہانی سی نہین کہانا بہلا

ہی تو کہانا ہی کچھہ اس دکھہ کا علاج
ہو سکی تو کر علاج اسکا یہہ آج

یہان تو منہ سی بولتی تو کہائیگا
پہر وہان جاکر بہت دکہہ پائیگا

ابتو مجہسی سنلی بلی کا حال
صبر کر اور مت طمع کا کر خیال

حکایت گربۂ پیر زال

بلی اک بڑہیا کی گہر مین تہی پلی
دو قدم ہرگز نہ تہی ہالنی سی ہلی

عمر بھر کچھ سوکھی ٹکڑونکی سوا — مطلقا کھائی نہ تھی اوسنی غذا
ضعف سی سدرمق تھی اوسمین جان — پوست تھا باقی فقط یا استخوان
گھونس سی ہی کیا وہ لڑ سکتی تھی — وہ تو چوہا بھی پکڑ سکتی نہ تھی
بھوک سی ایسی ہوئی تھی ناتوان — اپنی چوہونسی کتروائی تھی کان
ایک دن جو چڑہ گئی دیوار پر — دیکھتی کیا ہی وہ بہاکر وہ نظر
گھر مین ہمسائیکی نکلا ہی طعام — بیٹھی دسترخوان ہین خاص و عام
بو سی کھانیکی ہوئی ایسی وہ مست — اوس بلندیکو وہ سمجھی جیسین پست
گر پڑی تھی جو بولائی ہوئی — خوان پر پہنچی وہ گھبرائی ہوئی
چوب دستی ایک نی ماری وسی — وہ لگی ہر چند تھی کاری اوسی
پر سلامت لی گئی وہ اپنی جان — پہنچی وہان بڑہیا کا تھا جسجا مکان
سر کی اوپر اوسکی ہاتھہ اپنا پھرا — دمبدم کہتی تھی بڑہیا سن ہوا
گر قناعت کرتی ٹکڑون پر مری — دست و پا تو ٹوٹتی یون کیون تری
تو بھی ای تنگین قناعت پیشہ کر — سنکی اک کامل کی بات اندیشہ کر

حکایت مرد صاحب کمال

ایک کامل سی کیا کسنی سوال — مال کو چاہی ہی جی اہل کمال
گفت چشم تنگ دنیا دار را — یا قناعت پر کند یا خاک گور
بس گرا ای تنگین قناعت ہی نہین — تو تو دنیا مین فراغت ہی نہین
شکر کر حق نی دیا ہی تجھکو جو — صبر کر اور دل سی قانع اوسپہ ہو
مثنوی مین وہ جو تھی باب علوم — کہہ گئی ہین سو وہ مولانای روم
شکر نعمت نعمتت افزون کند — کفر نعمت از کفت بیرون کند
آہ تو تو شکر کرتا ہی نہین — مطلقا مرنی سی ڈرتا ہی نہین

کیا سمائی ہی وہ تیری جیمین بات — جبسہ تو مغرور ہی دن اور رات
یہہ تکبر کام ہی شیطان کا — جوہر ذاتی ہی خلق انسان کا
بات تجہسی اب اکہون مین دور کی — مجہہ سی سن تو نقل اک مغرور کی

حکایت مرد مغرور

درس مین جاتی تہی اک صاحب امام — پر نہ لیتی تہی کسیکا وہ سلام
تہا غرور دولت اونکو بیشمار — خلق سی آگہ نہ تہی وہ زینہار
وہ کسیکو دہیان مین لاتی نہ تہی — سر کسیکی آگی جہکاتی نہ تہی
علم و فضل اپنی پہ تہی بہولی ہوئی — رہتی نخوت سی تہی منہہ پہولی ہوئی
تہا بہت سا اونکو پندار و غرور — الغرض نزدیک اپنی تہی وہ دور
اکدن اک مرد فقیر آیا جو وان — اونسی اونسی یون کہا ابہربان
کیجیو وہ جو کرتی ہین ہشیار — درس مین آنیسی یون ہوتا ہی کیا
خلق کا پڑہتی نہین تم قاعدہ — درس مین آنی سی ہی کیا فائدہ
ترک نخوت مین کرو مت دیر تم — درس مین آؤ نہ آؤ پہیر تم
سنکی یہہ بات اونکو حالت ہوگئی — اون گناہون سی ندامت ہوگئی
کچہہ اثر اوسکی زبانکا یہہ ہوا — وہ غرور و نخوت اونسی چہٹ گیا
کچہہ خطا جو اصل مین اونکی نہ تہی — اونکو بس اک بات نی تاثیر کی
ہی زنگ دین تجہکو پندار و غرور — کر اوسی آدم مین اپنی لسی دور
سب کو بہتر اپسی تو جانی کہہ — آپ کو سب سی برا پہچان کہہ
نخوت و پندار کو آ چہوڑ دی — شیشۂ کبر و منی کو توڑ دی
کچہہ خطا گر تیری خلقت مین نہین — تو اوٹہاویگا تو ہاتہہ اپنا وہین
پہلی تو انسان کی سی کرلی کام — بعد اوسکی آدمی رکہہ اپنا نام

آدمی ہونا بہت مشکل ہی یار — آپ کو انسان مت گن زینہار
گر تجھی انسان بنی کا ہی بچار — تو کسیکو مت ستا ای مہربان
بات میری سن اگر ہی تجھہ مین عقل — مین کہون اب تجھسی اک کتی کی نقل

حکایت سگ آدم شناس

ایک نی کتی سی پوچھا ہنسکی یو — سچ بتا کہ بستی مین تو بیٹھی ہی کیون
بولا کتا سنکی ای عالی نسب — بیٹھنی کا راہ کی ہی یہہ سبب
نیک جو ہی وہ بچا جاوی مجھی — اور جو بد ہی ستا جاوی سہ مجھی
نیک مجھسی بچ کی گر جاوی گذر — اور رکہی پاؤن میری پاؤن پر
نیک و بد کا کرون مین امتحان — اس لئی بیٹھون ہون یہان ای مہربان
سنکی تو ہم سی اوس کتی کی بات — مفت مین نکلین یکہو دل ور آت
آدمی گر خود کو ہی تو جانتا — تو نہین کیون آپ کو پہچانتا
دیکہہ کر رکہہ پاؤن اپنا خاک پر — روز و شب مت کہہ نظر افلاک پر
ہی مثل جس شاخ مین آتا ہی بار — خاک کی جانب وہ جہک جاتی ہی یار
تو چلی ہی کیون فلک کو دیکہہ کر — کہہ تو کیون تو اینٹہتا ہی اسقدر

نصیحت

پانچ شخص ایسی ہین دشمن جانکی — دوست اپنا ہوا و نہین پہچانکی
ایک تو جو شخص ہو بسیار خوار — ہووی بیضی سی وہ مانوس یار
دوسری جو شخص ہو اہل غرور — نیکنامی کو کبہی وہ دیکہی دور
تیسری اہل شجاعت و زجنگ — چاہیی ہو زندگی سی اپنی تنگ
چوتہی ہو جس شاہ کا احمق وزیر — دشمنونکا خود کو وہ سمجھی اسیر
پانچوین جو دوست ہو نادان سی — ہاتہہ دہو بیٹھی وہ اپنی جان سی

اس پہ نقل آئی ہی ایک مینڈک کی یاد
چاہتا ہون مین تجھی سی اسکی داد

حکایت غوک و موش

ایک مینڈک ایک چوہی کا تھا یار
تھا باہم اخلاص اونمین بیشمار

ایکدن چوہی سی مینڈک نی کہا
کچھہ دوا اس درد کی مجھکو بتا

یعنی بل پر جب تیری آتا ہون مین
لیکی تیرا نام چلاتا ہون مین

تو نہین سنتا میری فریاد کو
سوختہ دیتا ہی دل بیتاب کو

کچھہ بتا اس ڈہب کا تو مجھکو بتا
جس سی جب چاہون تجھی تب لون بلا

رشتہ اک بل مین سی لایا وہ نکال
بولا اک اسکا سرا گردن مین ڈال

پاؤن مین باندہا پہر اپنی دوسرا
اور کہا لی اب جہان چاہی تو جا

پہر بلانا میرا جب منظور ہو
متصل پہانسی ہو خواہی دور ہو

ذرہ اس تاگی کو تو دینا ہلا
مجھکو گہر سی اسطرح لینا بلا

اکہہ کی پہہ لی اوسنی اپنی گہر کی راہ
مدتون تک یون ہوا اونکا نباہ

اونکو اسمین جو کچھہ ہوتا تہا کام
تو اونہو نکا ورد تہا صبح شام

رشتہ پا کو ہلا دیتی تہی وہ
ہمدگر کو یون بلا لیتی تہی وہ

بل سی آیا ایکدن چوہا برون
دن جو آئی تہی بہت اوسکی زبون

لی اڑی اوسکو جہپٹ کر ایک چیل
ہو گئی اکدم مین اونچی ایک میل

تہا جو ڈورا پاؤن مین اوسکی بندہا
اوسمین مینڈک بہی لٹکتا رہ گیا

تو بہی گر دشمن ہی اپنی جان کا
تو نہ کر تکمین دوست ہونا دان کا

نصیحت

جان کہو دائم کری جو کام چار
چار چیزونکا رہی وہ انتظار

جانی اپنی دوست کو نادان جو
جی سی لازم ہی وہ بیٹہی ہاتہہ دہو

عاجزون پر ظلم جو کوئی کری / یہہ یقین ہی تہوڑی دنون وہ مری

جسکو کہانی پینہ انکی ہو بیان ہو / جلد بیمار ہووی وہ ہلکان ہو

فاحشہ اندیشی ہو جو کوئی یار / ہووی رسوائیکا وہ امیدوار

حق کہی سبکو بری اندیشی دور / کہہ گئی ہین بات یہہ سب ذیشعور

گوش دل سی اسطرف کو کر خیال / دو قبیلی جنکی تہی سن انکا حال

حکایت شخصی کہ دو زن داشت

ایک صاحب کی قبیلی دو تہی یہان / ایک بڑہیا او نمین تہی اک جوان

بار پیاری رہتی تہی وہ ہر ایک پاس / تا کہ ہو کوئی نہ او نمین سی اوداس

وہ جو تہی دو جوروئنکی بس پڑی / بال داڑہیکی تہی اونکی گر بڑی

ساتہہ بڑہیا کی وہ سو جاتی تہی جب / نیند مین غافل وہ اونکو پا کی تب

وہ جو تہی داڑہی مین بال اونکی سیاہ / اونکو قینچی سی کترتی خواہ نخواہ

یعنی جب وہ جائینگی ساری سفید / ہو گی جورو دوسری تب ناامید

جا مگر تو بڑہیا اوسی وہ ہوگی تنگ / رات دن کرنی لگی اس سی جنگ

کچہہ غنیمت مجہکو تب جانیگا یہہ / جو کہونگی مین اسی مانیگا یہہ

رہتی تہی جب وہ دوسری جورو کی گہر / تب وہ غافل پا کی کرتی یہہ ہنر

جتنی داڑہی مین سفید اونکی تہی بال / موچنی سی لیتی وہ اونکو نکال

ہی مین کہتی جب سفیدی جائیگی / سرت اسی اس باتکی تب آئیگی

یعنی وہ بڑہیا ہی اور مین ہون جوان / کیا غضب ہی مین کہان اور وہ کہان

شاید اس ڈہب سی اوٹہاوی اوس تہی / رات دن لپٹا رہی پہر میری ساتہہ

الغرض وو نو یہی کرتی تہین کام / ہو گئی باتون مین وہ داڑہی تمام

دین و دنیا کی جو ہم ہین پائمال / ہی یہی نقل اپنی ریمن حسب حال

سوچ لی دو بدبا سی ظالم تہا اوٹہا — دیکہہ دونون مین سی ہو رہ ایک کا

یا تو دنیا کی ہی ساری کام کر — مین جو دنیادار اونمین نام کر

کام کر یا دین کا ایسا ہی بس — گرد آپہنچی نہ دنیا کی ہوس

اور جو دونون کا رکہا تو نی خیال — تو نہ ڈار ہیگا بچی کا ایک بال

مثنوی مین شہ کی قائل جیسین ہو — کیا لکہا ہی مولوی نی دیکہہ تو

ہم خدا خواہی ہم دنیای دون — این خیال است و محال است و جنون

بات ہوتی کچہہ نہین تجہسی بہلی — عمر تیری مفت جاتی ہی چلی

تو نہ ناحق مین کہین پامال ہو — گیدڑ کا سا نہ تیرا حال ہو

حکایت مادہ شغال و دو آہو

ایک جنگل مین ہرن لڑتی تہی دو — پر ہٹا سکتا نہ تہا اک ایک کو

ہمدگر کی سینگ سی القصہ یار — ہو رہا تہا جسم دونو کا فگار

زخم سی ہر ایک کی تہا خون رواں — آگئی اک گیدڑی واں ناگہان

جیسین اپنی اونکو زخمی جان کر — ٹہری اونکی متصل وہ آن کر

پہر لگی اونکی لہو کو چاٹنی — بلکہ چمڑا بہی لگی وہ کاٹنی

ناگہان اک لگ گئی اوسکو گہری — گہس گئی یون پیٹ مین جیسی چہری

وہ تڑپ کر مر گئی اک آن مین — تہی قضا اوسکی اوسی میدان مین

پاؤن اپنا جو رکہی حد سی برون — حال اوسکا ہووی ایسی نکمین زبون

حاسدونکی حق مین جو ارشاد ہی — سو تو ای نادان وہ تجہکو یاد ہی

دیدہ و دانستہ حاسد ہو نہ تن — اوس مصاحب کی طرح خونی نہ بن

حکایت بادشاہ و دو غلام

تہی مصاحب ایک شہ کی دو غلام — رو برو رہتی تہی وہ حاضر مدام

چین تھا شہ کو نہ پھر گز اونکی بن
تھا اونہیں بھی کام اوسکو رات دن

رشک سی پر بسکہ گرگی تھی ملاغ
بغض سی ہر گز نہ تھا اونکو فراغ

آخرش بغض و حسد سی تنگ ہو
مارڈالا دوسرینی ایک کو

یہہ خبر سن شہ نی بلوایا اوسی
اور زبانسی اپنی فرمایا اوسی

دوسری کو زہر جو تو نی دیا
عیش آدہا میرا ظالم کہو دیا

تجھکو ماروں اوسکی بدلی اعلام
تاکہ پہر کوئی کری ایسا نہ کام

دلسی اوسنی ایک بھر کر سرد آہ
ڈرتی ڈرتی یوں کہا ای بادشاہ

قتل کر کر تو بھی پچتائیگا
عیش باقی وہ بھی تیرا جائیگا

تو غنیمت جان آدہی عیش کو
عفو کر تقصیر بس غصی نہ ہو

بادشہ نی اوسکا سنکر یہہ کلام
یوں کہا بخشا تجھی جا اعلام

بس اگر دی ہی خدا نی کچھہ تمیز
تو تو مجھسی کلیان بہر کر سن عزیز

عمر گر تیری گئی آدہی گذر
باقی آدہی کو نکھو کچھہ فکر کر

عمر جو گذری سو گذری غم نہ کہا
یہہ جو باقی ہی نہ کہو اسکو بہلا

سر پہ آپہونچی تیری مرنیکی دن
تو بتا کس کس میں ہی ات دن

معتبر یہہ نزد خاص و عام ہی
یعنی پیری موتکا پیغام ہی

جب کیا پیری نی آکی تلفین رجوع
ہوگیا دانتونکا تب ہلنا شروع

جب سب اعضا پر بڑہاپا چہا گیا
ضعف تب ساری بدن میں آگیا

پشت کا جسوقت خم ہر بنی لگا
دمبدم اوسوقت غم بڑہنی لگا

روح سی طاقت چلی منہہ پہیر کر
ناتوانی تہا یا اکبیر کر

جہریاں ساری بدن پر پڑ گئیں
دانت گیا اوٹہین بہی ساری جہڑ گئیں

بال جب سب گئی ہوی ساری سفید
تب بہی کیا زندگانی کی امید

چہل کا جبین ہو میری کیا خیال | زندگی معلوم ہوتی ہی وبال

اب تو غم ہی تاب و طاقت مجھی | دھیان کیا ہو عیش و عشرت کا مجھی

یاد ہی مجھکو جوانی کا مزا | اب کہان وہ زندگانی کا مزا

کیون جوانی کا نہووی مجھکو غم | عیش سی مایوس ہون اب دمبدم

نصیحت بفرزند دلبند

ای میری فرزند اختر یار خان | دس نصیحت تجھکو کرتا ہون عیان

ایک تو ڈر تو خدا سی روز و شب | تا درستی دین کی تیری ہو سب

دوسری خُلق اپنا پیشہ کیجیو | خُلق کر کر نیکنامی لیجیو

تیسری جتنی ہین مخلوق خدا | جانیو تو سب سی اپنی کو بُرا

چوتھی اس ایجاد رنگین کو مدام | ورد مین تو اپنی رکھیو صبح و شام

پانچوین آئین یہ بنا مستقیم | تا کہ راضی تجھسی ہو تیرا کریم

صحبت بد سی چھٹی کیجو حذر | بلکہ اوس کی جا سی مت کیجو گذر

ساتوین اپنا ادب کیجو شعار | تا ترا خلقت مین ہو عزّ و وقار

آٹھوین یہہ پند میری مانیو | مرگ کو نزدیک دائم جانیو

اور نوین ڈریو عذاب قبر سی | رہیو مت ایمن زمینکی جبر سی

دسوین مجھکو فاتحہ سی کیجو یاد | تا کہ میری روح ہووی تجھسی شاد

میری بخشایش خدا سی چاہیو | اور شفاعت مصطفی سی چاہیو

مین جو چندی دہر مین مہمان ہا | گرچہ دانا تہا ولی نادان ہا

مینی جیتی جی کئی لاکھون گناہ | جان کر نامہ کیا اپنا سیاہ

سالہا افسوس پا در گل جیا | مین جیا دنیا مین بی غافل جیا

تو کہین چلنا نہ میری راہ پر | رکھیو دھیان اپنی ذرا اپنی

میری

میری اعمالوں نہ مت کیجو نظر ۔ دہیان رکھیو تو خدا کی عفو پر

میری آمرزش طلب کرنا مدام ۔ یاد رکھنا یہ نصیحت والسلام

تمام شد

الحمد للہ کہ نسخۂ ایجاد رنگین تصنیف سعادت یار خان رنگین ولد محکم الدولہ طہماس بیگ خان اعتقاد جنگ بہادر بتاریخ دوم شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۶۲ ہجری در مطبع حسنی میر حسن رضوی خلف میر حسین عرف میر کامل مرحوم و مغفور واقع بیت السلطنت لکہنؤ متصل اکبری دروازہ محلہ محمود نگر صورت انطباع پذیرفت